

مناقبِ محسنِ ملت

ترتیب

محمد قمر الزماں مصباحی ایم اے
لیکچرار یونانی میڈیکل کالج، رائے پور

حسبِ فرمائش

مولانا اکبر علی فاروقی

چیرمین یونانی میڈیکل کالج، رائے پور

ناشر
مرکزی محسنِ ملت کمیٹی
یونانی میڈیکل کالج کیمپس، بیج ناتھ پارہ، رائے پور چھتیس گڑھ



مناقبِ محسنِ ملت

ترتیب

محمد قمر الزماں مصباحی ایم اے

لیکچرار یونانی میڈیکل کالج، رائے پور

حسبِ فرمائش

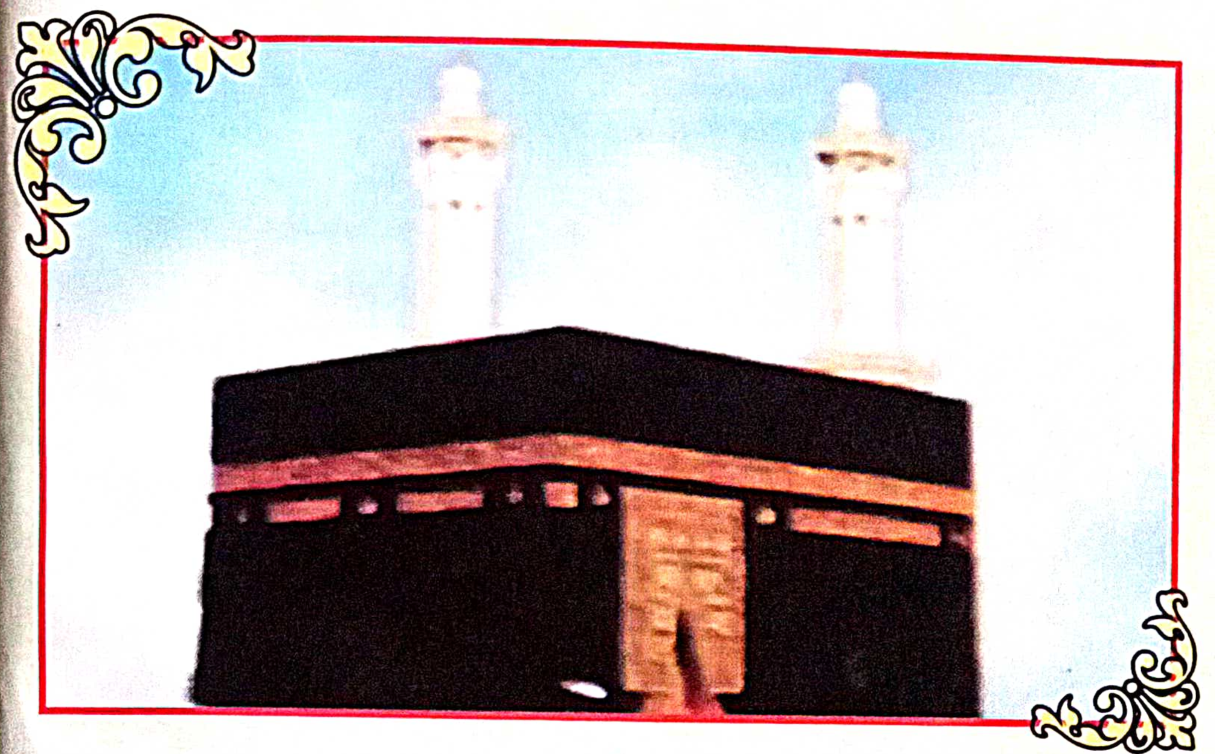
مولانا اکبر علی فاروقی

چیرمین یونانی میڈیکل کالج، رائے پور

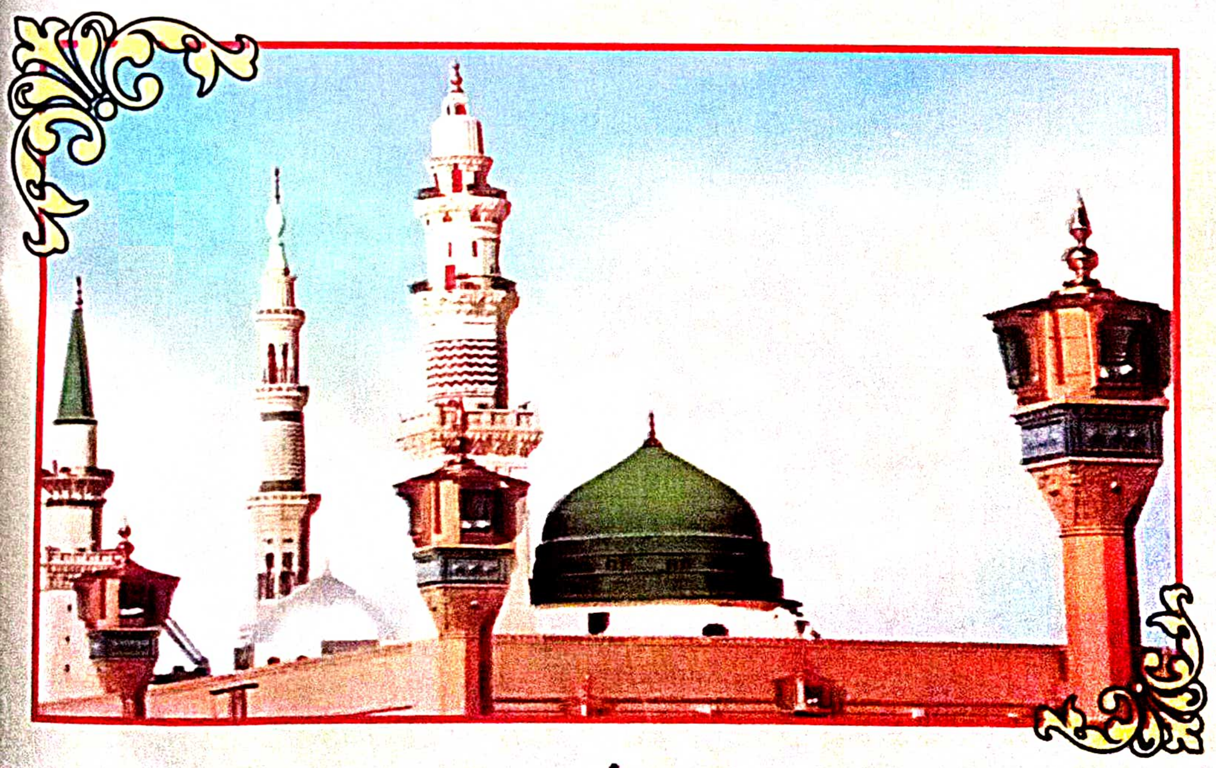
ناشر

مرکزی محسنِ ملت کمیٹی

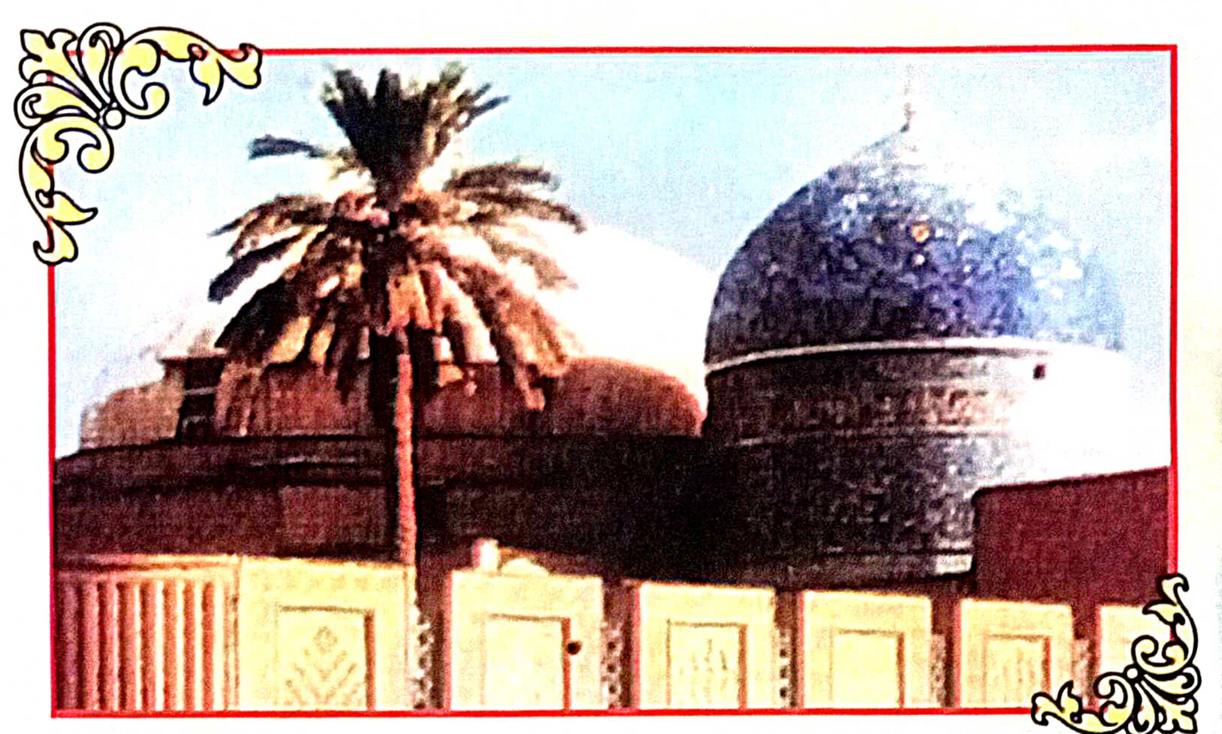
یونانی میڈیکل کالج کیمپس، بیج ناتھ پارہ، رائے پور چھتیس گڑھ



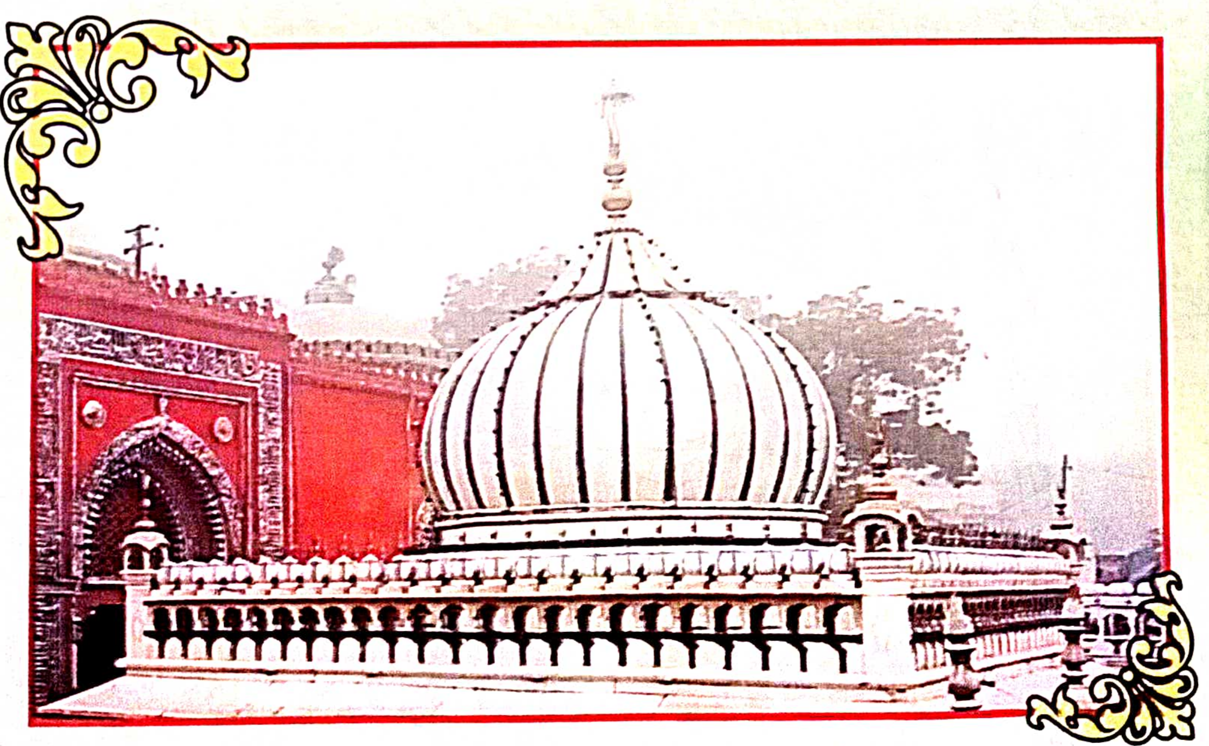
کعبہ شریف



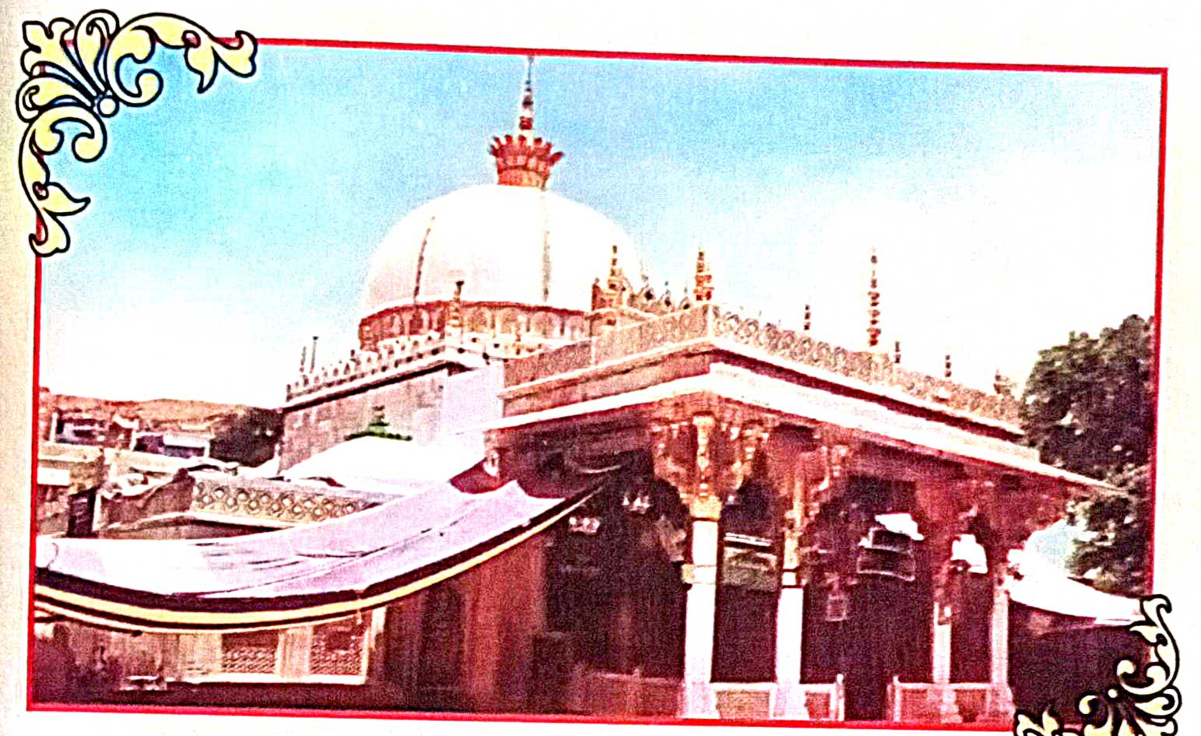
مدینہ شریف



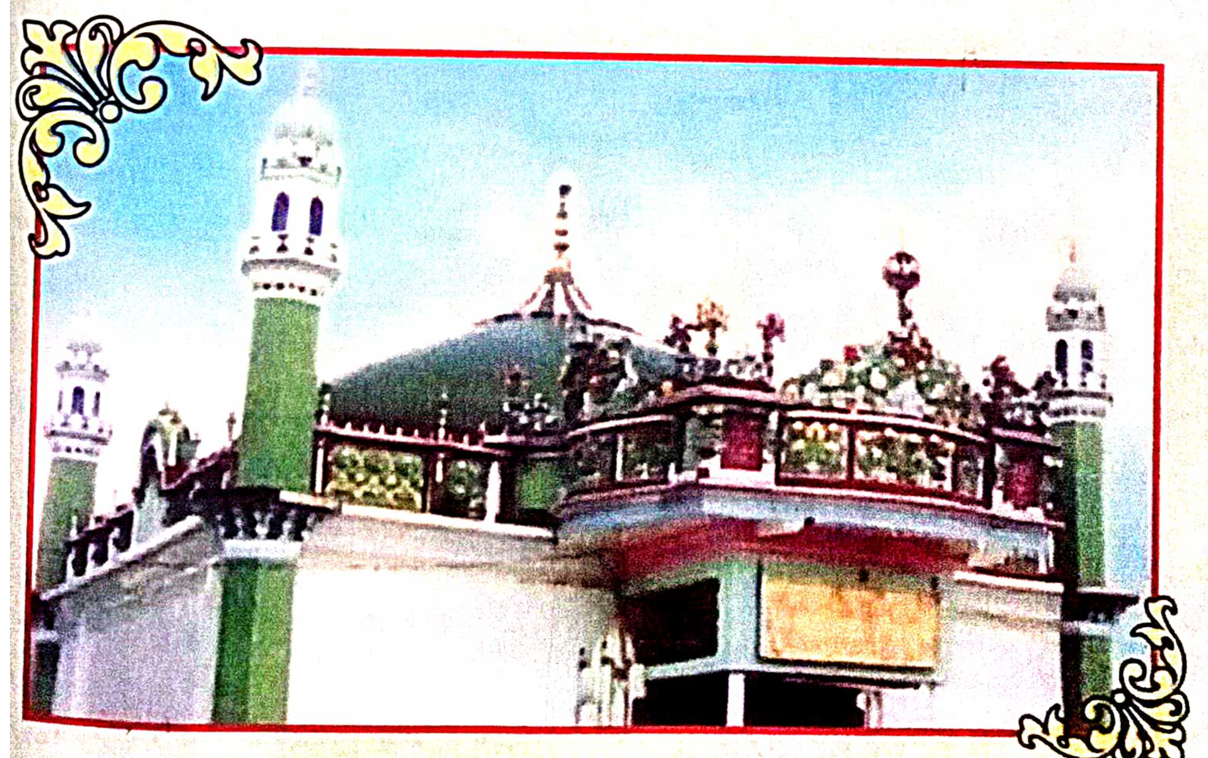
درگاہ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ



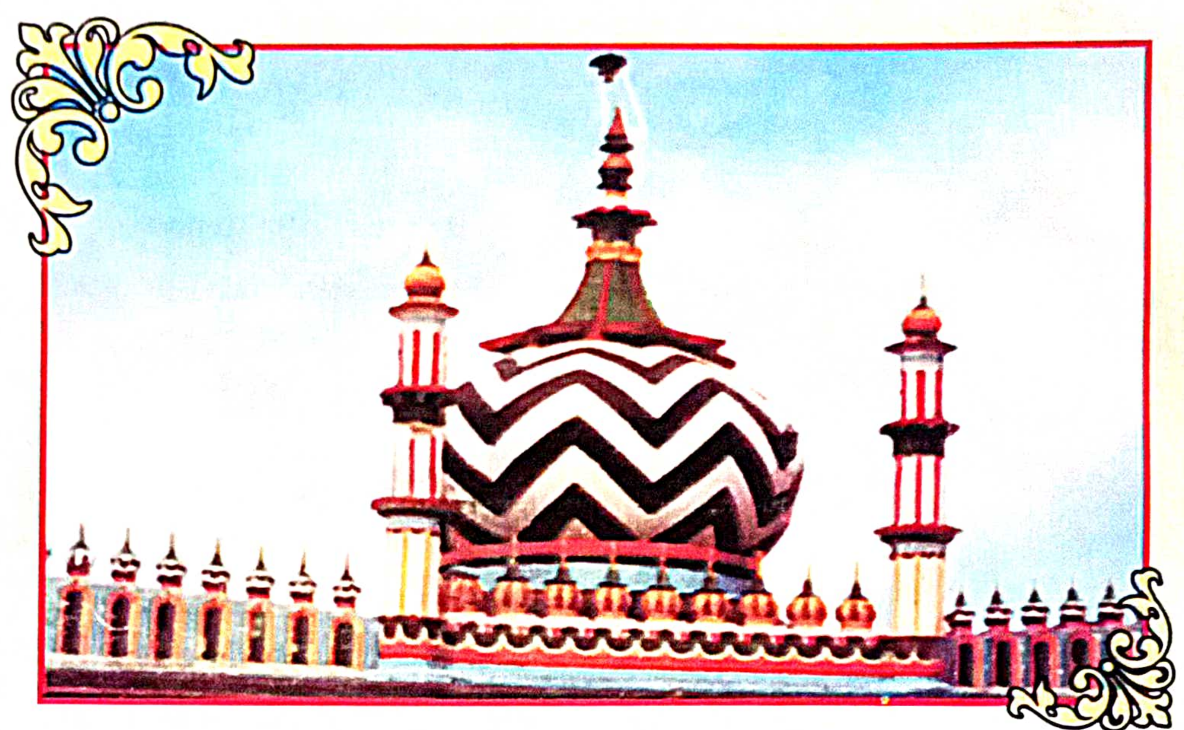
آستانہ محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ دہلی



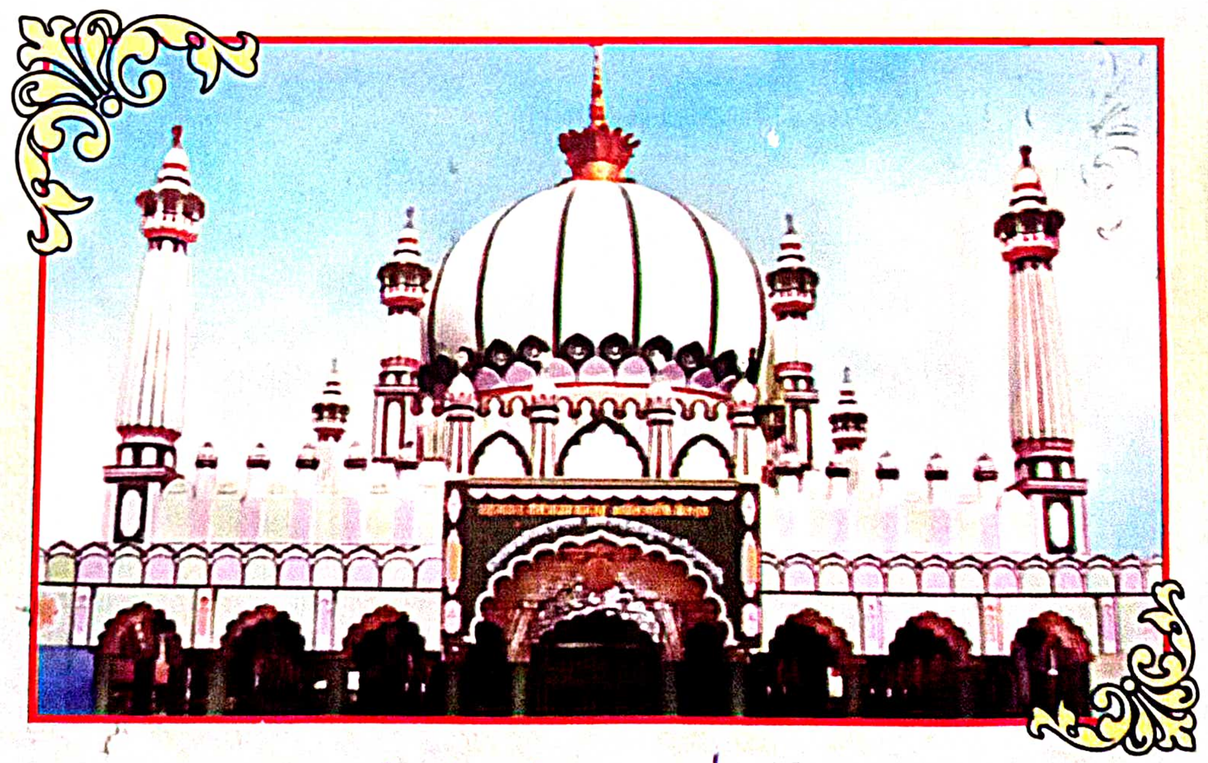
درگاہ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ



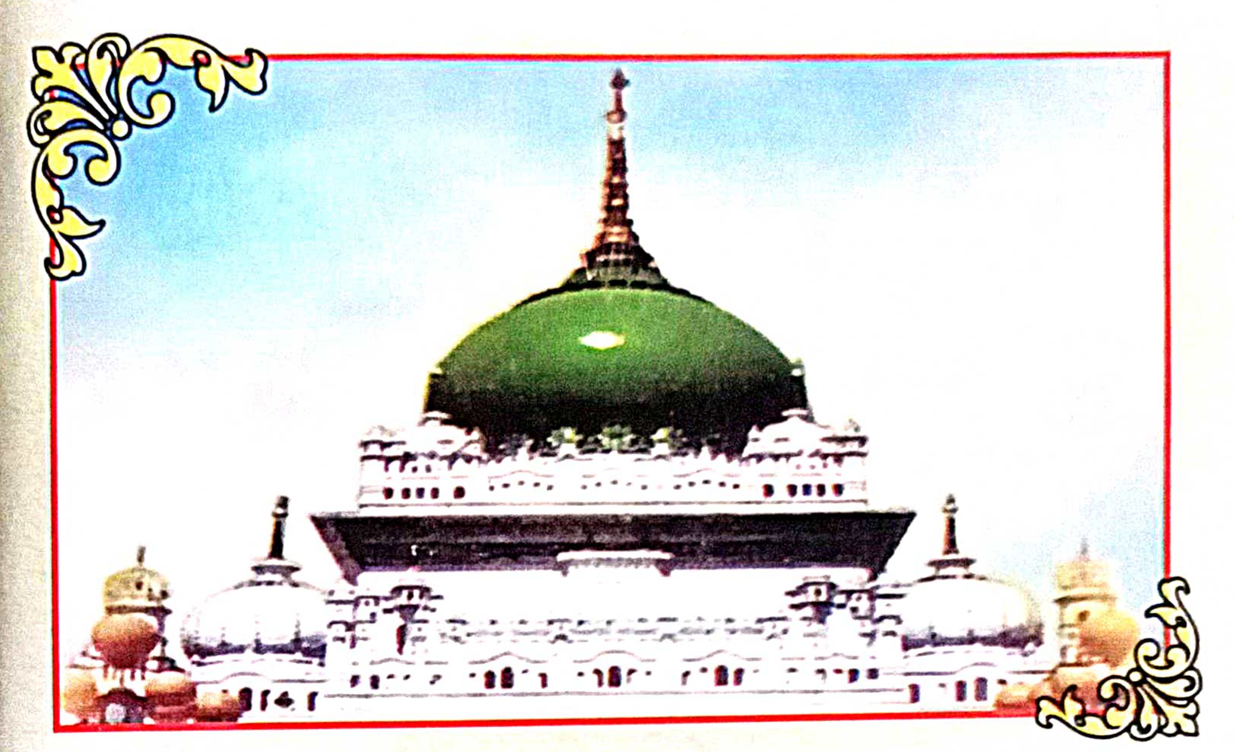
آستانہ مخدوم سمناں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھوچھہ شریف



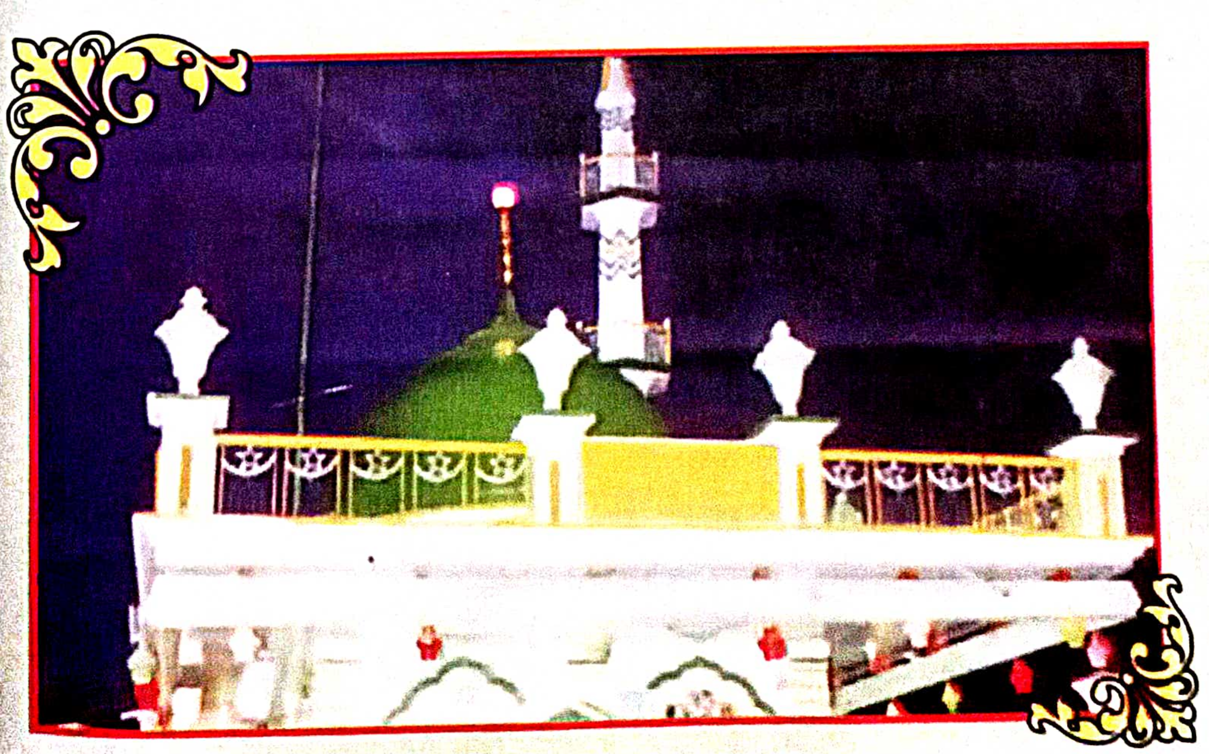
درگاہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ



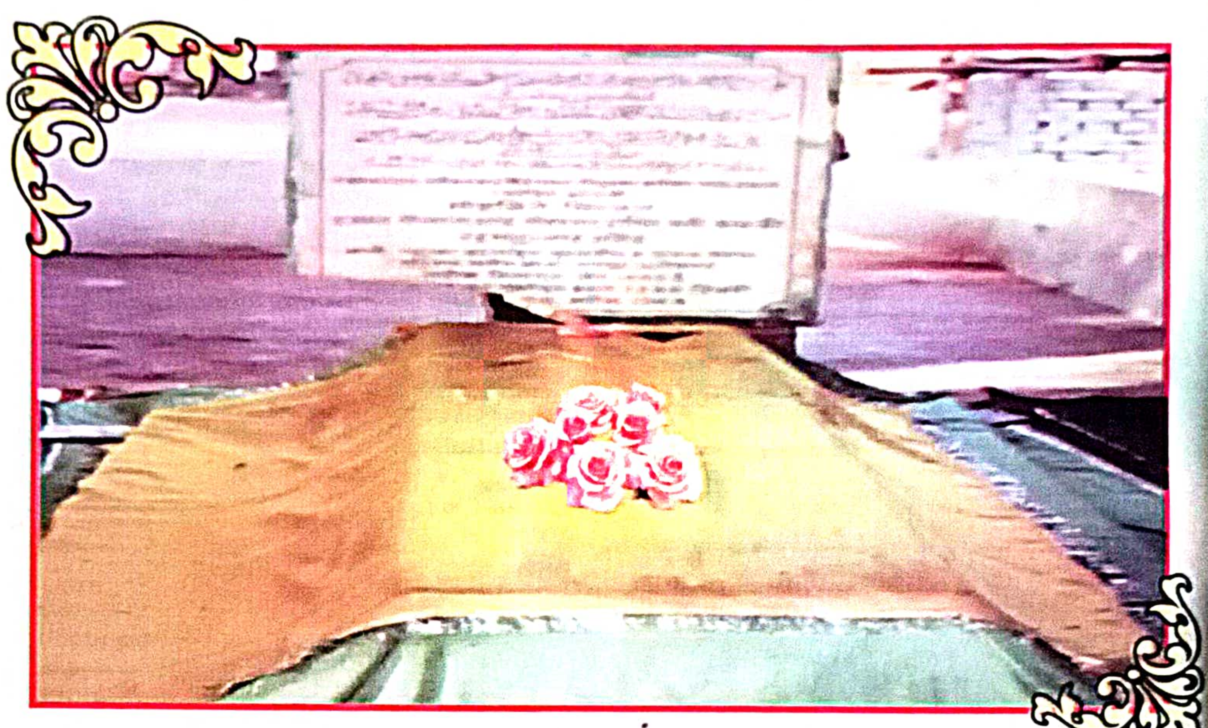
درگاہ انسان علی بابا رحمۃ اللہ علیہ لترا شریف



درگاہ وارث پاک رحمۃ اللہ علیہ دیوہ شریف



درگاہ عطائے خواجہ قطب اندور حضرت عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ



نذر کردۂ غریب نواز فیض یافتہ غوث الوریٰ

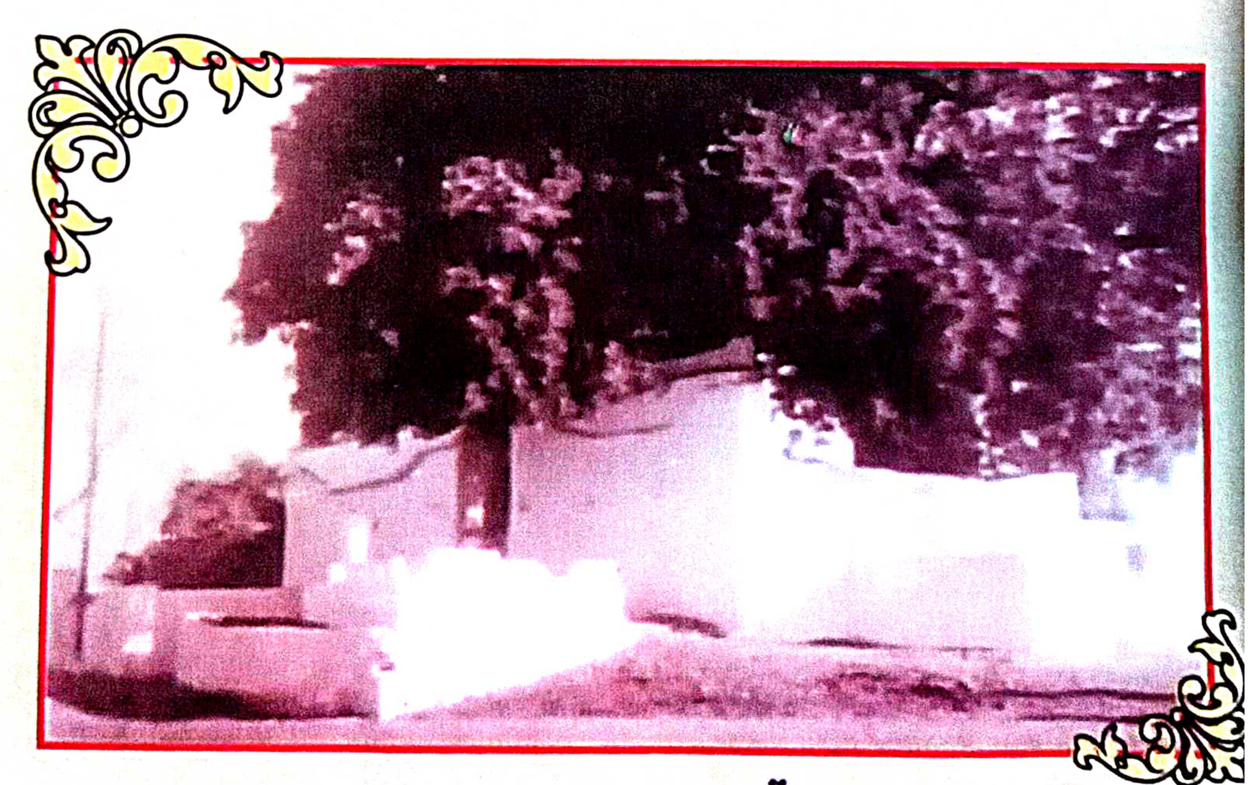
خلیفہ اعلیٰ حضرت (فاضل بریلوی) مجاہد جنگ آزادی محسن ملت

حضرت مولانا الشاہ محمد حامد علی فاروقی وارثی قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت:۔ ۱۸۸۹ء تاریخ وفات:۔ ۲۶/محرم الحرام ۱۳۸۸ھ بمطابق ۲۵/اپریل ۱۹۶۸ء

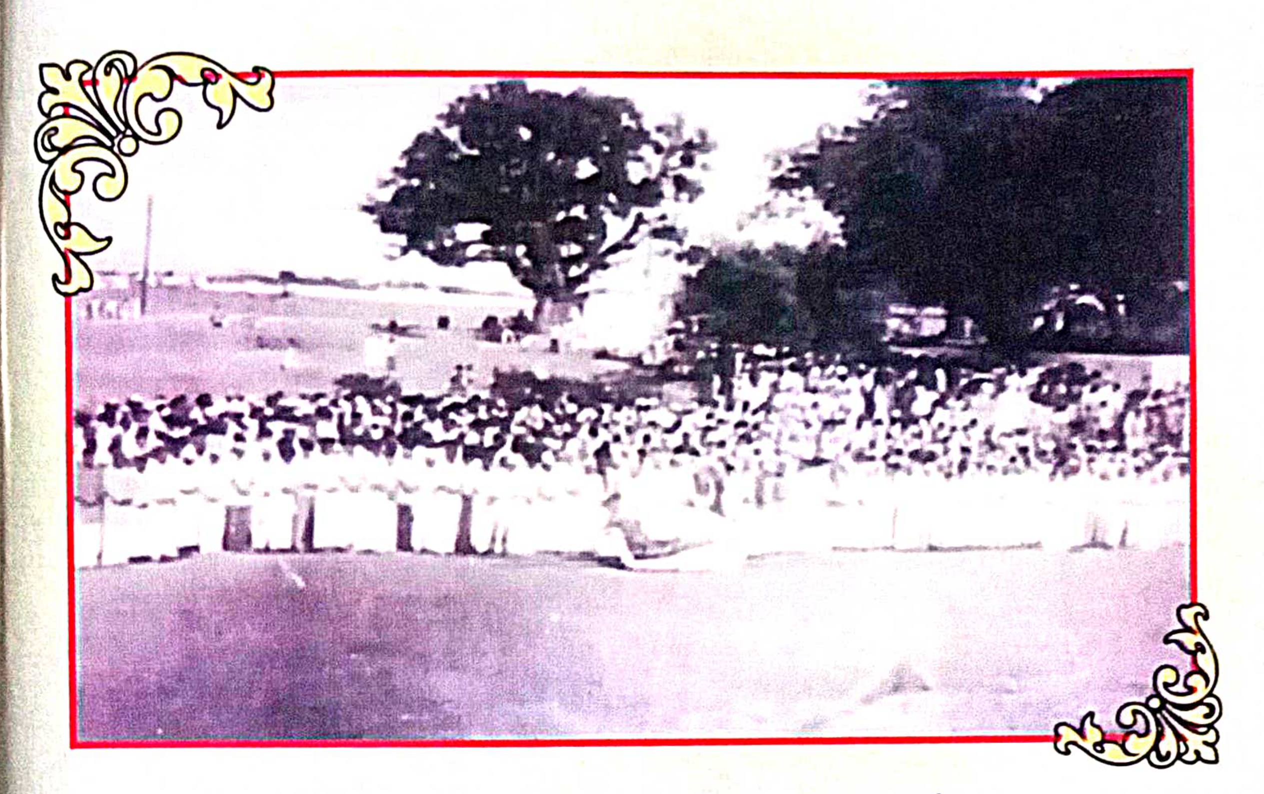
چادر پیش کردہ

ڈاکٹر سید عتیق الرحمٰن وطلباء یونانی میڈیکل کالج، رائے پور



حضرت فاتح شاہ علیہ الرحمہ کے مزار مبارک

کے ۱۹۶۵ء کا منظر جہاں پر محسن ملت کا مزار ہے



حضرت محسن ملت علیہ الرحمہ کے جنازہ کی نماز کا ایک منظر



فاتح شاہ مارکیٹ کا صدر دروازہ جس کے اندر حضرت فاتح شاہ، حضرت مقتول شاہ وارثی اور حضور محسن ملت علیہم الرحمہ ودیگر بزرگان دین کے مزارات ہیں۔



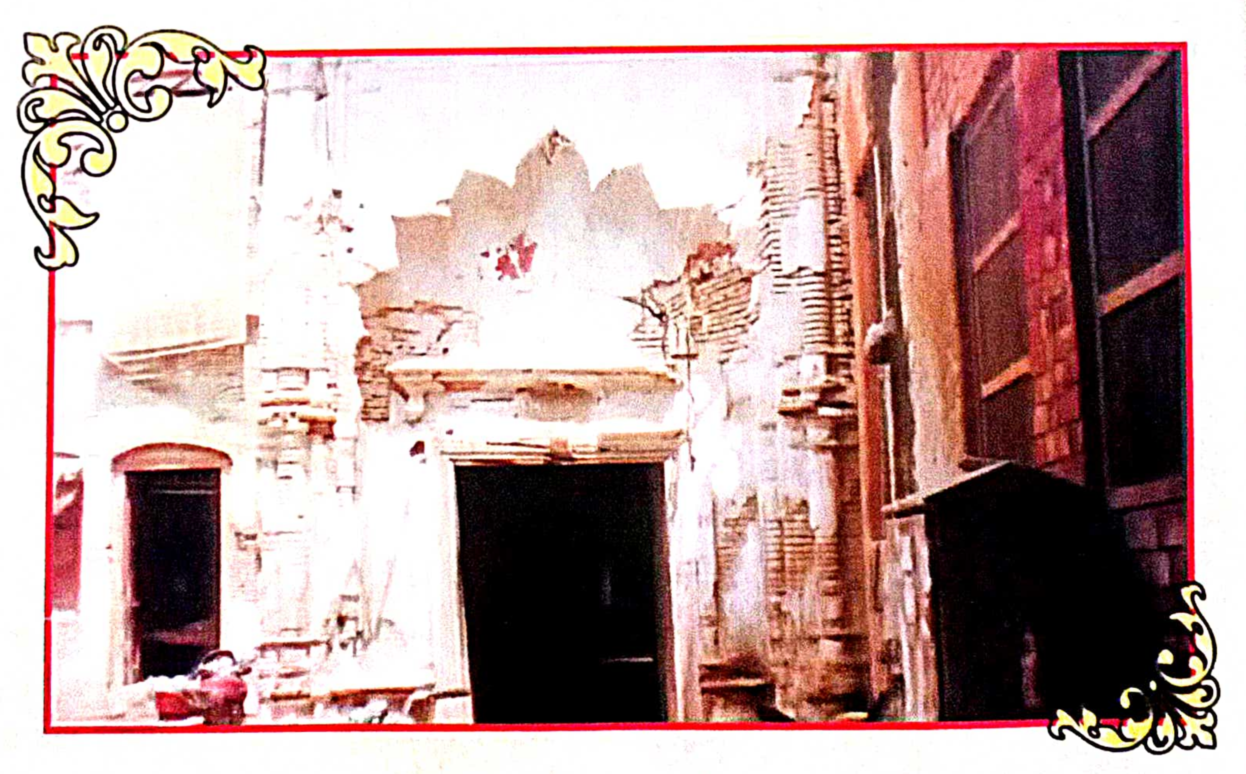
مزار فخر الاولیاء حضرت مولانا الشاہ محمد فاروق علی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ (بیرن بازار قبرستان رائے پور)

جانشین اوّل حضور محسن ملت

تاریخ ولادت:۔ ۱۹۲۲ء تاریخ وفات:۔ ۱۴/ جمادی الاول ۱۳۸۹ھ بمطابق ۳۰/ جولائی ۱۹۶۹ء

چادر پیش کردہ

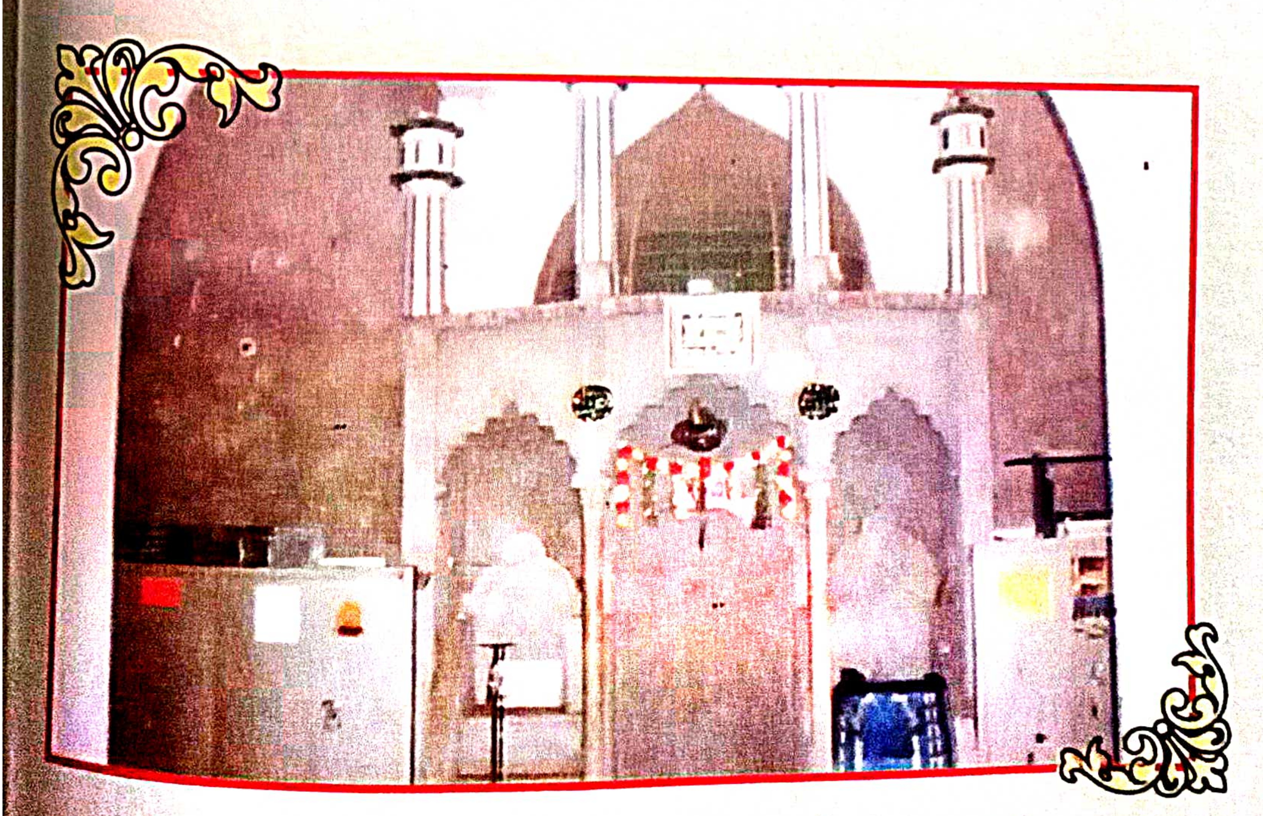
دار العلوم محسن ملت، رائے پور



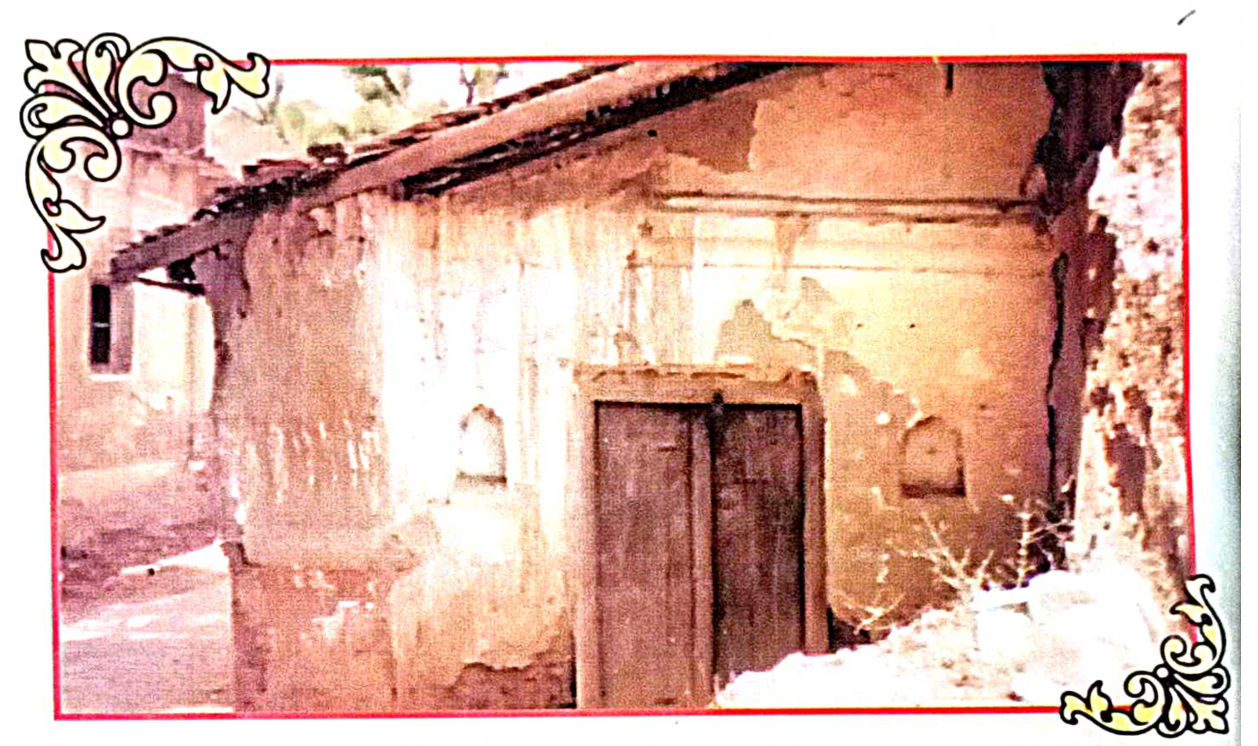
فرنگی محل لکھنو کا صدر دروازہ جہاں محسن ملت نے ابتدائی تعلیم حاصل کی



دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف جہاں سے محسن ملت نے سند فضیلت حاصل کی



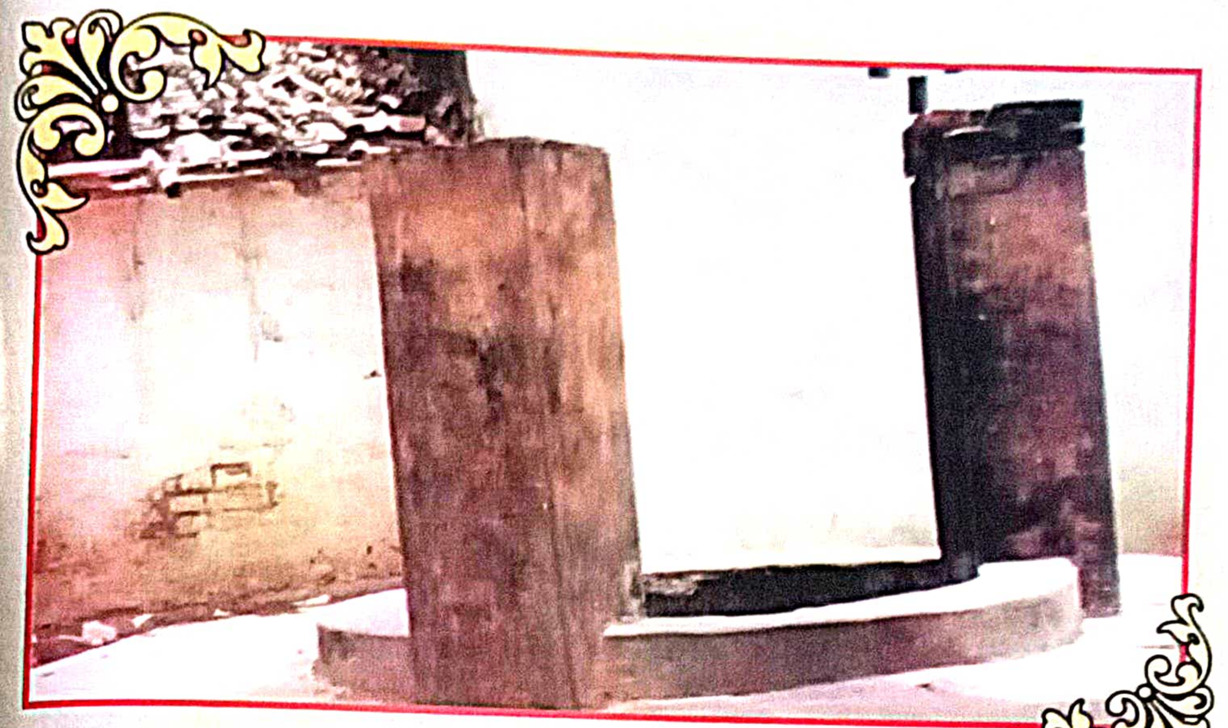
محلّہ ملک پور بریلی شریف کی وہ مسجد جس میں حضور محسن ملت
طالب علمی کے زمانے میں امامت فرماتے تھے



محسن ملت کے وطن چندہا کی وہ آبائی جگہ جس میں آپ کی ولادت ہوئی



محسن ملت کے اس گھر کا صدر دروازہ جس میں آپ کی ولادت ہوئی



محسن ملت کے آبائی وطن کا وہ کنواں جسے آپ کے والد گرامی
جناب شاکر علی فاروقی نے پورے گاؤں والوں کے لئے کھدوایا تھا



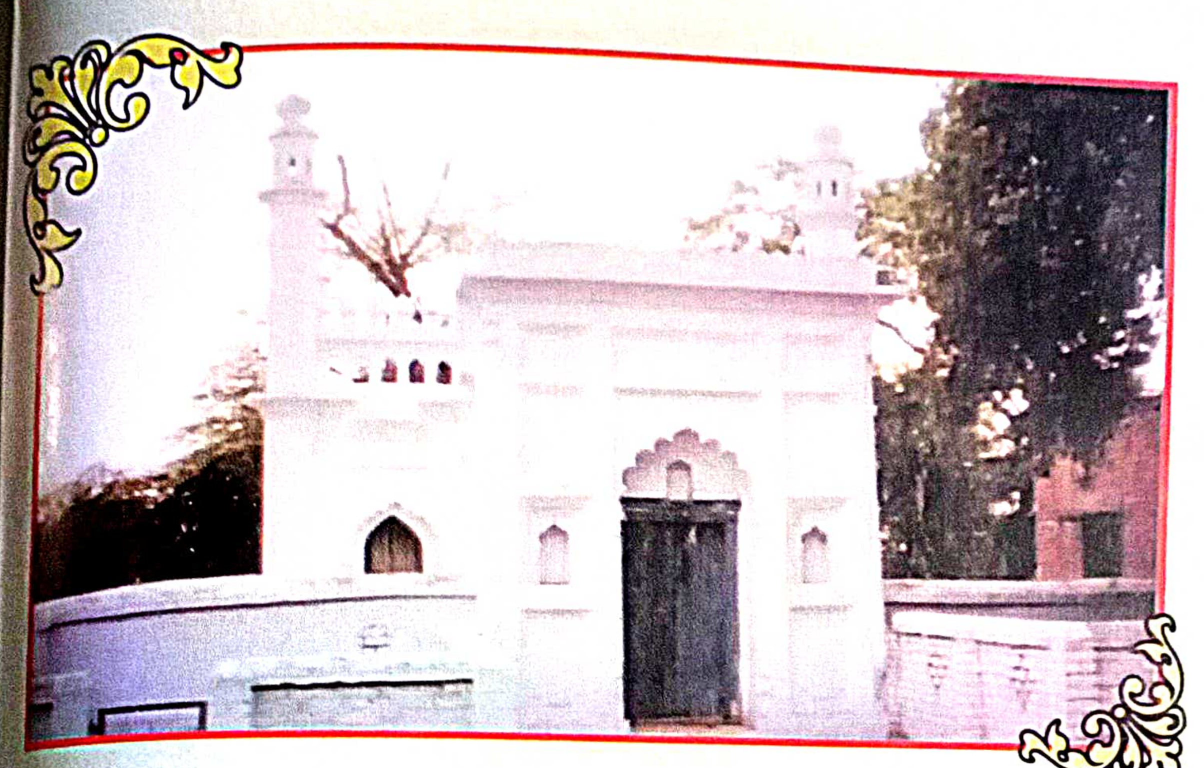
چندہا کی وہ مسجد جہاں محسن ملت نماز ادا کرتے تھے



محسن ملت کے حصے کا وہ باغ جسے فروخت کر کے مدرسہ اصلاح المسلمین
رائے پور کی زمین خریدی اور اپنے والد کے نام وقف کیا



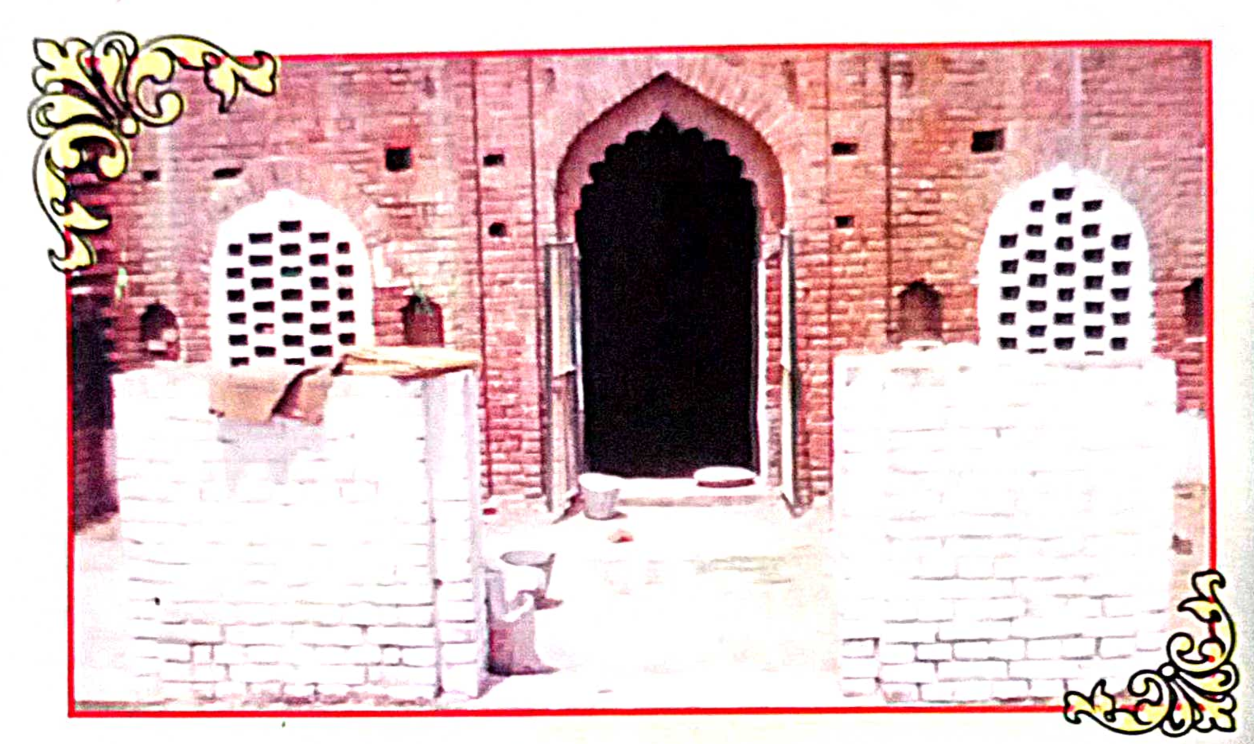
مدرسہ اصلاح المسلمین دار الیتامیٰ بیجناتھ پارہ
کی قدیم عمارت (بانی مدرسہ حضور محسن ملت)



بہار ضلع پرتاب گڑھ کی وہ مسجد جہاں محسن ملت نماز ادا فرماتے تھے



حضرت محسن ملت کے والد گرامی جناب شاکر علی فاروقی کی قبر شریف
بہار، ضلع پرتاب گڑھ (یو۔ پی)



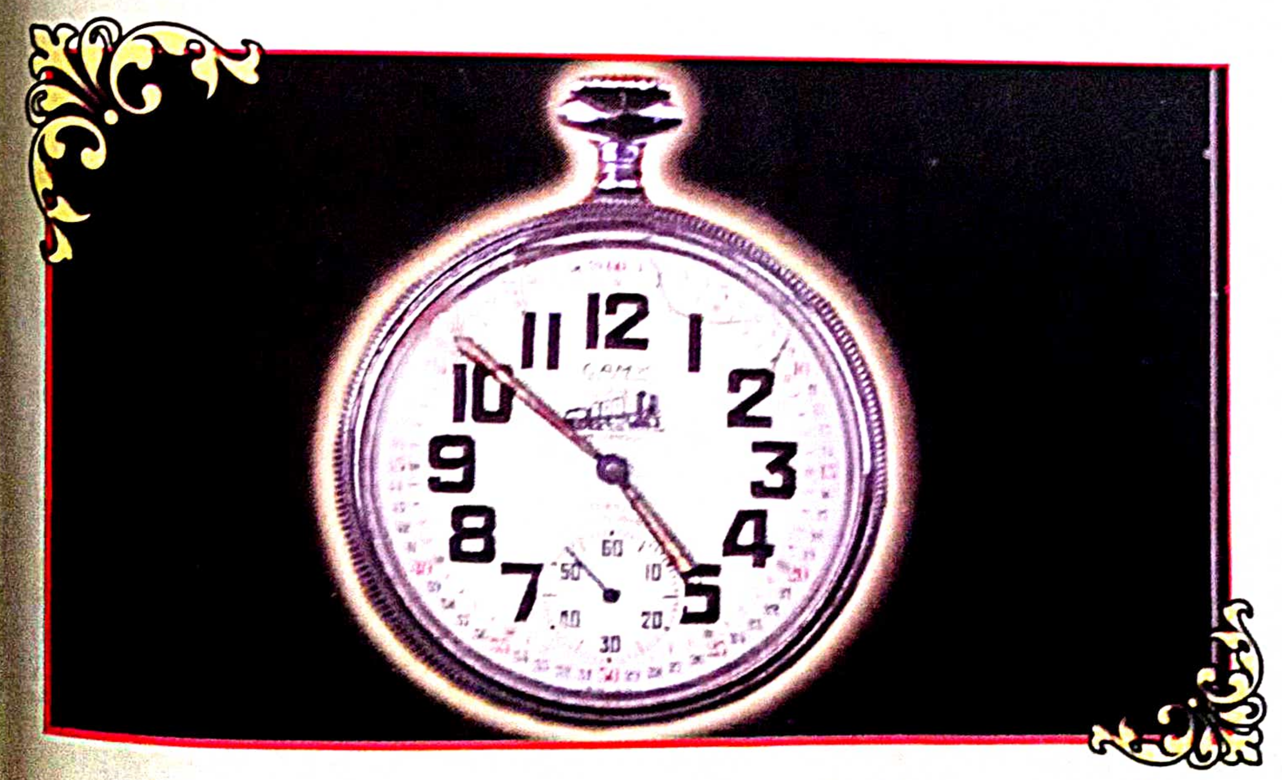
پھولپور الہ آباد کی وہ مسجد جس میں محسن ملت ۱۹۵۲ء الیکشن کے دوران نماز ادا کرتے تھے



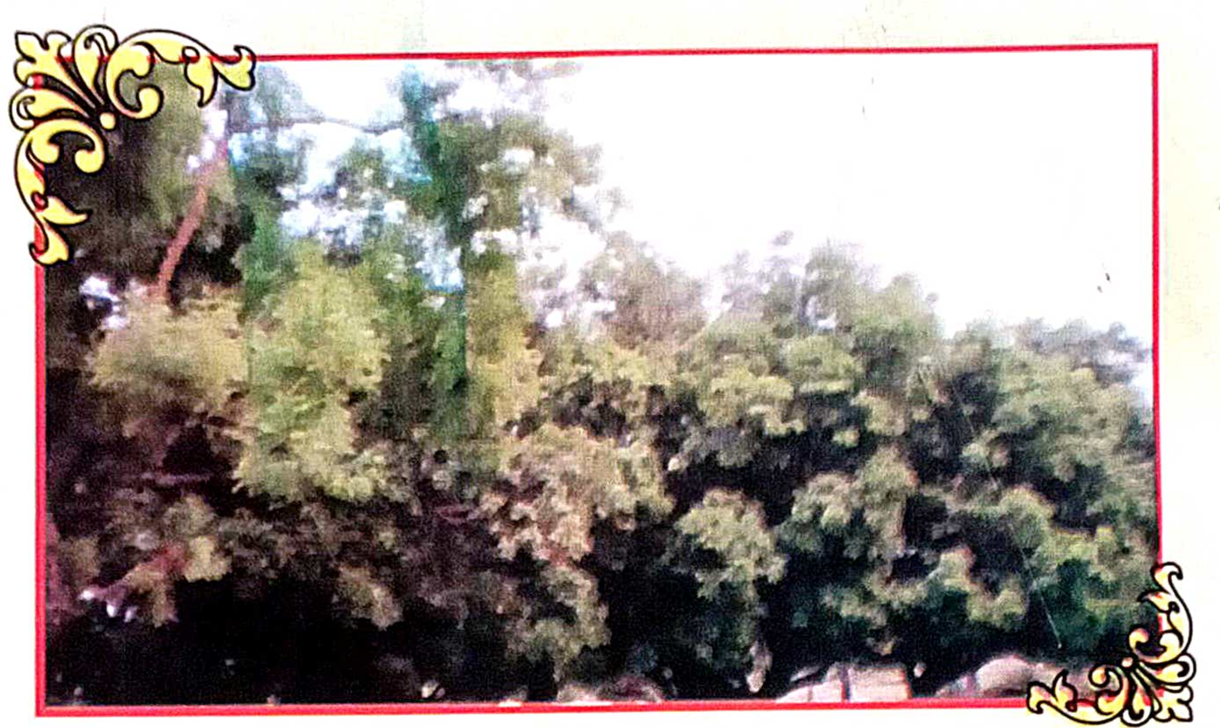
پھولپور الہ آباد کی وہ جگہ جہاں وزیر اعظم نہرو کے
انتخابی مہم ۱۹۵۲ء میں محسن ملت الیکشن انچارج تھے



حضور محسن ملت کی تسبیح، عصا اور رومال



محسن ملت کی جیبی گھڑی جو ابھی ان کے چھوٹے صاحبزادے جناب
محمود علی فاروقی ریٹائرڈ جج کی تحویل میں ہے اور چل رہی ہے

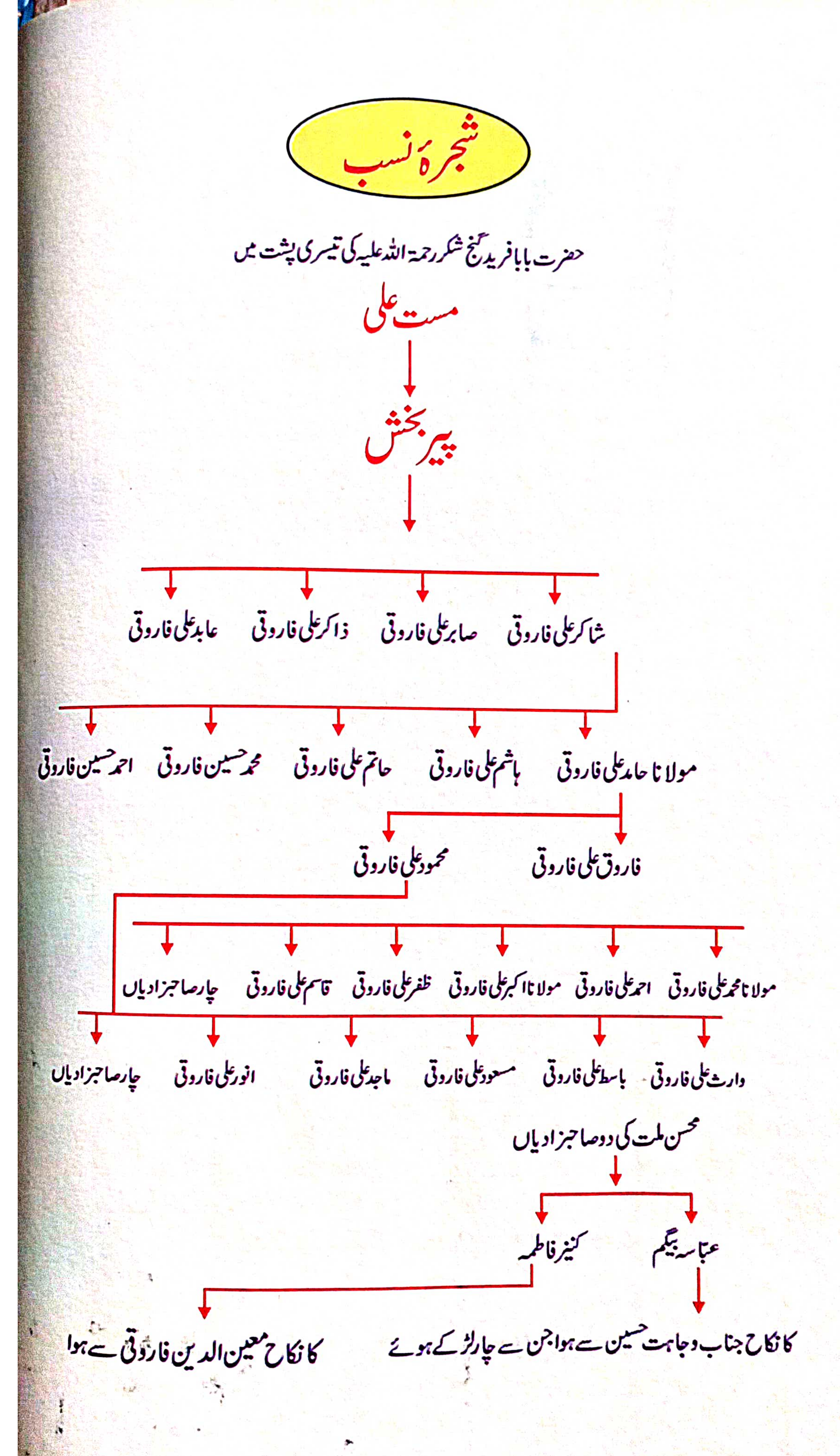


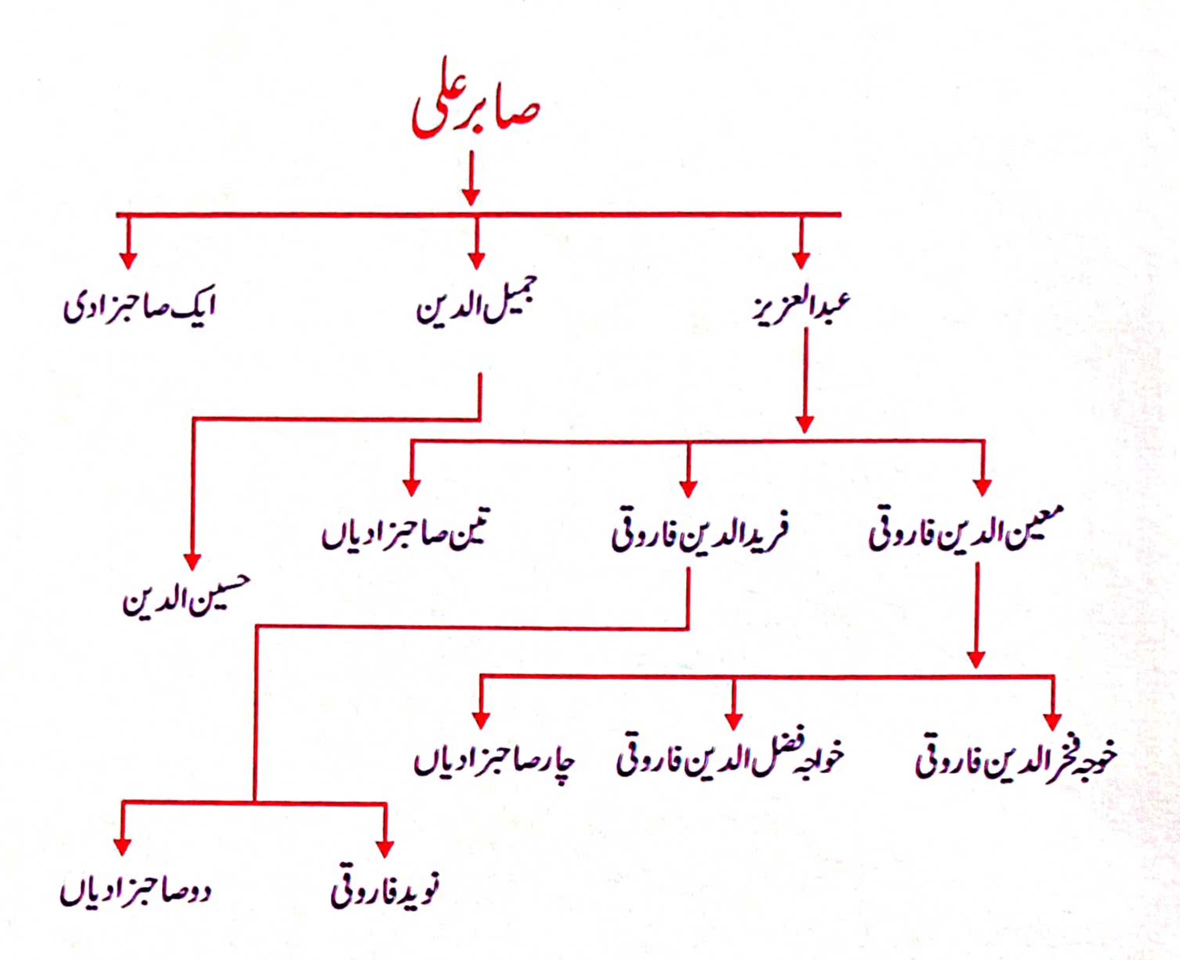
محسن ملت کے آبائی وطن کے باغ کا ایک خوشنما منظر

محسن ملت یونانی میڈیکل کالج، رائے پور، چھتیس گڑھ کی مجوزہ عمارت

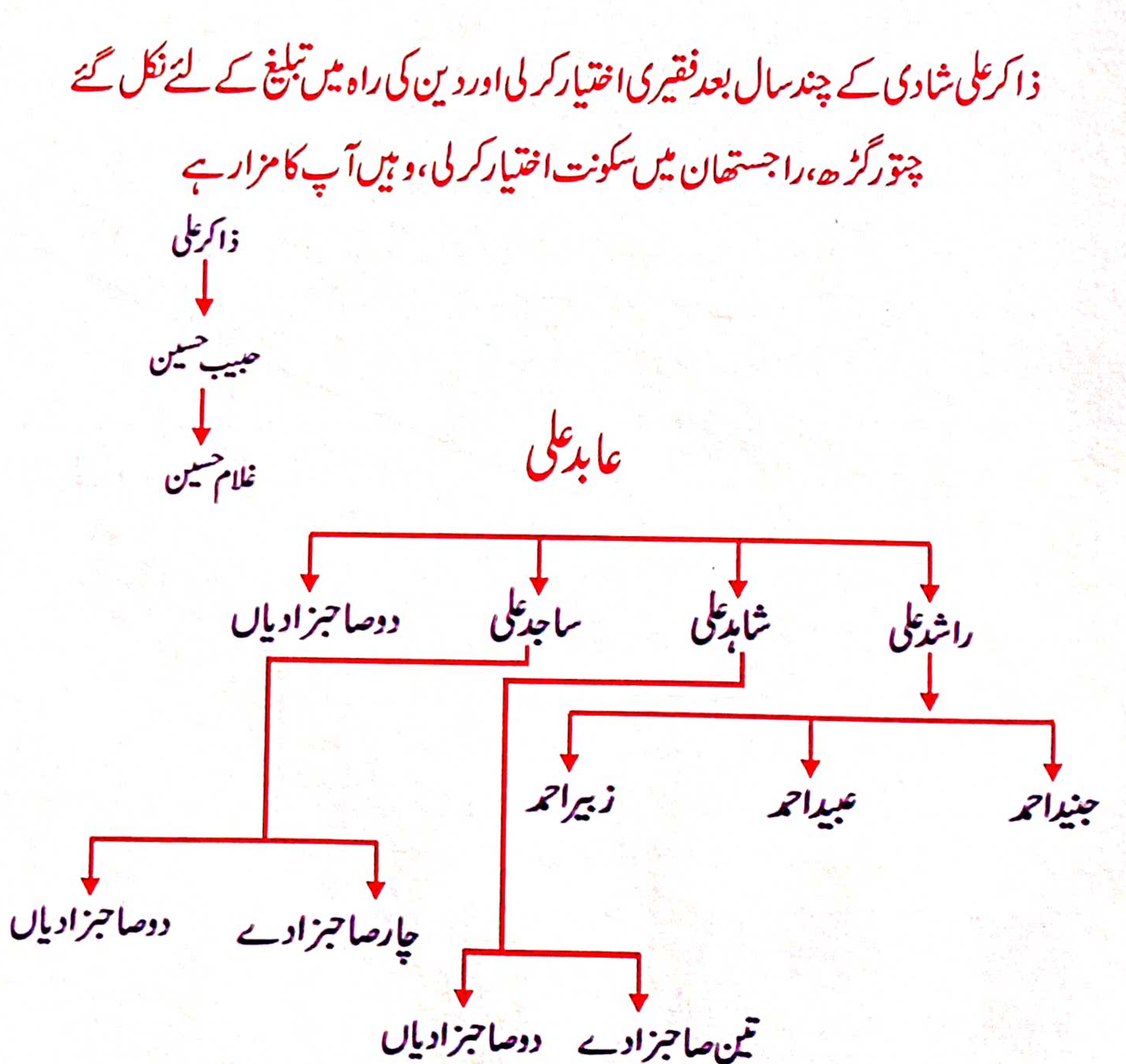


حضور محسن ملت کے خوابوں کی تعبیر


شجرۂ نسب
حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی تیسری پشت میں
مست علی
پیر بخش
شاکر علی فاروقی
صابر علی فاروقی
ذاکر علی فاروقی
عابد علی فاروقی
مولانا حامد علی فاروقی
ہاشم علی فاروقی
حاتم علی فاروقی
محمد حسین فاروقی
احمد حسین فاروقی
فاروق علی فاروقی
محمود علی فاروقی
مولانا محمد علی فاروقی
احمد علی فاروقی
مولانا اکبر علی فاروقی
ظفر علی فاروقی
قاسم علی فاروقی
چار صاحبزادیاں
وارث علی فاروقی
باسط علی فاروقی
مسعود علی فاروقی
ماجد علی فاروقی
انور علی فاروقی
چار صاحبزادیاں
محسن ملت کی دو صاحبزادیاں
عباسہ بیگم
کنیز فاطمہ
کا نکاح جناب وجاہت حسین سے ہوا جن سے چار لڑکے ہوئے
کا نکاح معین الدین فاروقی سے ہوا



ذاکر علی شادی کے چند سال بعد فقیری اختیار کرلی اور دین کی راہ میں تبلیغ کے لئے نکل گئے چتور گڑھ، راجستھان میں سکونت اختیار کرلی، وہیں آپ کا مزار ہے



آل انڈیا مسلم متحدہ محاذ کے لاکھوں کی

تعداد میں ممبر بنیے

اپنے اپنے مقام پر اس کی شاخ قائم کیجیے

اور

اپنی قومی و مذہبی تکالیف کے سلسلہ میں

ثبوت و شہادت کے ساتھ ذیل کے پتوں پر اطلاع دیجیے

۱

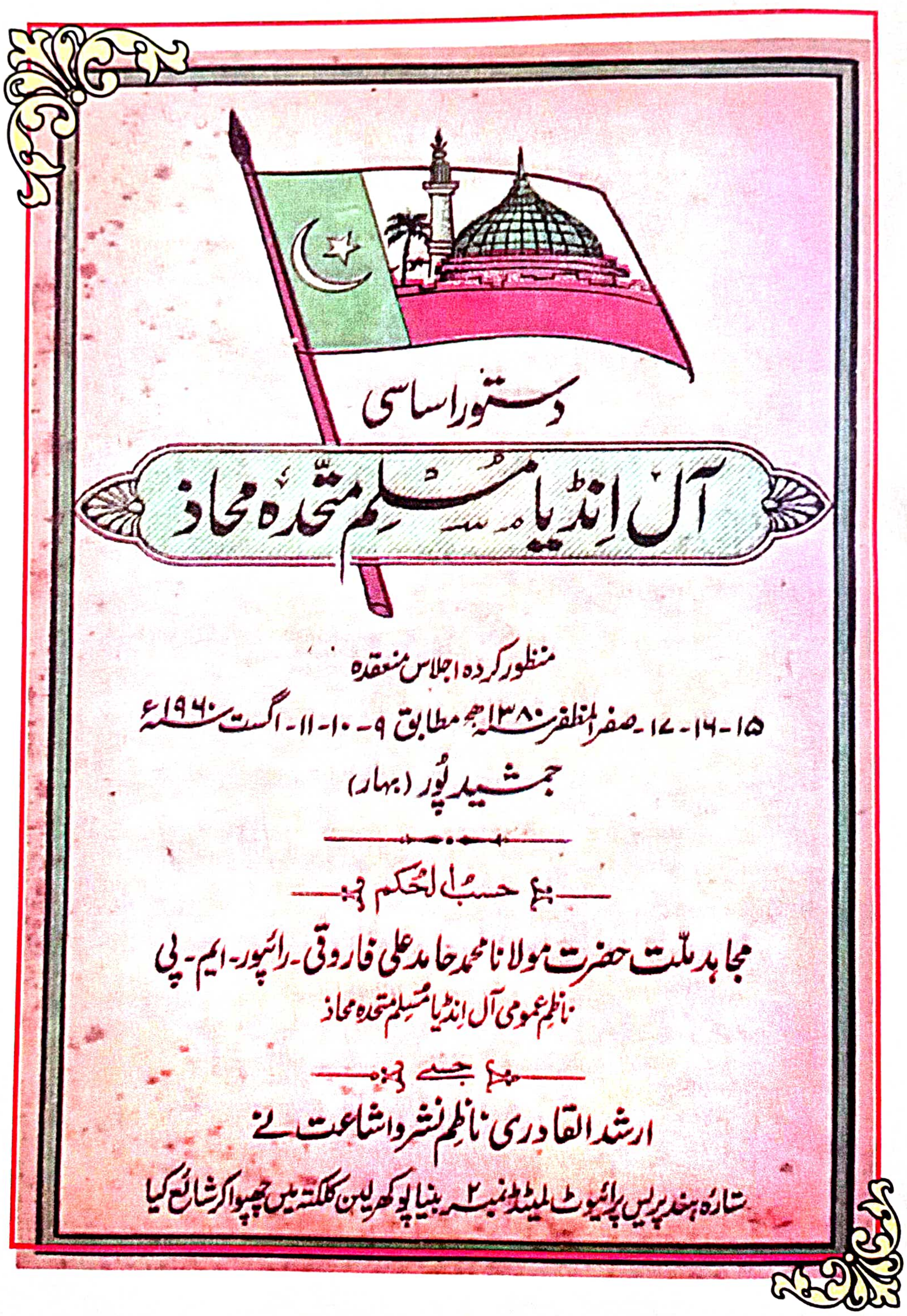
مولانا حامد علی فاروقی جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم متحدہ محاذ رائے بریلی (یوپی)

۲

مولانا سید مظفر حسین صاحب ممبر پارلیمنٹ سکریٹری آل انڈیا مسلم متحدہ محاذ

پتہ 14-E فیروز شاہ روڈ نئی دہلی

آل انڈیا مسلم متحدہ محاذ کے صدر دفتر میں خاص کارگزاری کا عکس۔ 1963



دستور اساسی

آل انڈیا مسلم متحدہ محاذ

منظور کردہ اجلاس منعقدہ

۱۵-۱۶-۱۷- صفر المظفر ۱۳۸۰ھ مطابق ۹-۱۰-۱۱- اگست ۱۹۶۰ء

جمشید پور (بہار)

حسب الحکم

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد حامد علی فاروقی - رائپور - ایم - پی

ناظم عمومی آل انڈیا مسلم متحدہ محاذ

جسے

ارشد القادری ناظم نشر و اشاعت نے

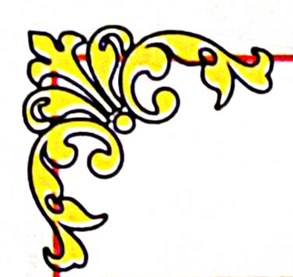
ستارۂ ہند پریس پرائیویٹ لمیٹڈ نمبر ۲ بنیا پوکھر لین کلکتہ میں چھپوا کر شائع کیا

آل انڈیا مسلم متحدہ محاذ کے خاص ناظم عمومی محسن ملت کا عکس۔ 09-08-1960

Another election meeting of the Congress was held at Minhajpur under the presidentship of Shri Nizamuddin. Among those who spoke at the meeting were Shri Lal Bahadur Shastri, Shrimati Indira Gandhi and Maulana Hamid Ali Raipuri who vehemently criticising the Communists. appealed the Muslim voters to extend their support to the Congress candidates both for the House of People and the State Legislature. The meeting was preceded by a large procession comprising of several mohaila-wise processions terminating at Minhajpur where the meeting was held.

پھولپور الہ آباد کے انتخاب کے دوران حضور محسن ملت

کی سیاسی سرگرمی کا عکس (روزنامہ لیڈر) 30-01-1952



आज अटाला में एक बड़ी सभा हुई जिसमें श्रीमती इन्दिरा गांधी का भाषण हुआ।

दूसरी सभा मिनहाजपुर में हुई जिसमें श्रीमती इन्दिरा गांधी और श्री लाल बहादुर शास्त्री के भाषण हुये। मध्य प्रांत के मुसलिम लीडर मौलाना हामिद अलीरायपुरा की भी भाषण हुआ. जो प्रयाग में पं० जवाहर लाल के चुनाव के वास्ते आये थे।

الیکشن کے دوران الہ آباد کی کٹنگ (روزنامہ دینک بھارت) 31-01-1952



USE OF MOSQUES BY ABDULLAH 'UNISLAMIC'

Raipur Muslim Priest's Statement

RAIPUR, Jan. 24.— Maulana Hamid Ali, leading local Muslim priest, in a statement to the press here said that the use of Mosques by Sheikh Abdullah for giving his own political views which were detrimental to the interests of Kashmir and Kashmiris was 'not only improper but also against the ideal of Islam'.

Maulana Hamid Ali, deploring Sheikh Abdullah's recent remarks about Prime Minister Nehru said 'Mr Nehru is the leader not only of India but also of the World and India is proud of Mr Nehru's leadership. Sheikh Abdullah should not forget that if Nehru had not rushed to his help in his struggle against the Kashmir Ruler, he could never have succeeded'.

Maulana Hamid said 'Kashmir's Accession to India is final and it has got the support of not only popular public opinion but also the legal sanction of the Constituent Assembly, which was an elected body of Kashmiris. Reopening of this question by Sheikh Abdullah is not only improper but also against the principles of Democracy'.—PTI.



قومی پیمانے پر مسجد کی حفاظت پر محسن ملت کا بیان

(روزنامہ ہتواد، رائے پور) 25-01-1958

मुस्लिमनेता मौलाना हामिद-अली का दुखद निधन

रामपुर, २४ अप्रैल। नगर के मुस्लिम नेता एवं अ० भा० मुस्लिम [illegible] मौलाना हामिदअली का कल रात्रि [illegible] बजे स्थानीय डी० के० अस्पताल में देहावसान हो गया। ८० वर्षीय मुस्लिम नेता गत एक सप्ताह से अस्पताल में दाखिल थे जहाँ उनकी हालत [illegible] नाजुक हो गई थी। उन्हें आक्सीजन भी दिया गया [illegible] बेहोश रहे।

आपकी प्रारम्भिक शिक्षा [illegible] और अरबी में हुई। पश्चात आप स्वतंत्रता आंदोलन के सेनानी रहे और सन् १९५२ में रामपुर क्षेत्र से १० [illegible] रहे। आपने स्वतंत्रता आंदोलन में श्रीमान स्वर्गीय नेहरू, शास्त्री, [illegible] आदि अनेक नेताओं के साथ कन्धे से कन्धा मिलाकर कार्य किया था। आपने अपने जीवनकाल में हिंदू-मुस्लिम एकता के लिए कार्य किया।

उनके दुखद निधन के शोक में आज [illegible] के बाजार [illegible] रहे। [illegible] ५ बजे उनका जनाजा [illegible] चौक ([illegible]) [illegible] से [illegible] निकाला गया जहाँ " [illegible] " की मजार के बाजू में सुपुर्दे खाक किया गया। नगर के हजारों मुस्लिम एवं हिन्दू भाई उनकी शवयात्रा में शामिल हुए।

मौलाना हामिदअली की मृत्यु का समाचार सुनकर आसपास से भी लोग रामपुर पहुंच गये। उनके [illegible] भी मौजूद थे। उनके [illegible] मौलाना [illegible]अली, [illegible]अली ([illegible]) दामाद [illegible] फारूकी ([illegible]) एवं विभिन्न रिश्तेदार उपस्थित थे।

नगर के विभिन्न नेताओं ने भी उनके शव पर पुष्प चढ़ाकर श्रद्धांजलि अर्पित की जिनमें [illegible] की ओर से श्री [illegible], जनसंघ के श्री [illegible] थे। मृत्यु का समाचार मिलते ही महंत श्री [illegible], पूर्व संसद सदस्य ने [illegible] पहुँचकर स्वर्गीय हामिदअली को अपनी श्रद्धांजलि अर्पित की। [illegible] मंत्री श्री [illegible] ने भी फोन पर श्रद्धांजलि अर्पित की।

आज प्रातः से ही मौलाना का शव जनता के दर्शनार्थ बाहर रख दिया गया था। दिनभर दर्शकों का तांता बना रहा।

محسن ملت کے وصال پر مقامی اخبار نو بھارت کی خبر 25-04-1968

مبسملا و حامدا و مصلیا و مسلما

قدوۃ السالکین عمدۃ العارفین متوکل علی اللہ حامی سنت جامع علوم شریعت و طریقت حقیقت و معرفت والدی الماجد حضرت ملکی الحاج شاہ

مولانا محمد حامد علی

فاروقی الوارثی چشتی عرفانی نور اللہ مرقدہٗ کا

عرس چہلم شریف

یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۸۸ ھ مطابق ۲۹ مئی سنہ ۱۹۶۸ ع چہار شنبہ (بدھ)

مسلم یتیم خانہ رائے پور

میں فیض بخش خاص و عام ہوگا

تمام برادران طریقت و مریدین و محبین و معتقدین و متوسلین و عامۂ مسلمین سے پرخلوص گذارش ہے کہ تمام تقاریب میں شرکت فرما کر حضرت اقدس علیہ الرحمۃ کے فیوض و برکات روحانیہ سے مستفید ہوں اور فقیر غمزدہ کو ممنون کرم فرمائیں ۔

نظام الاوقات

یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۸۸ ھ مطابق ۲۹ مئی سنہ ۱۹۶۸ ع چہار شنبہ (بدھ)

بعد نماز فجر صلوٰۃ وسلام — بعد نماز ظہر ختمات قرآن کریم

بعد نماز عصر قل شریف و فاتحہ خوانی تقسیم تبرک

اور بعد نماز عشاء

مجالس میلاد شریف و مواعظ علماء کرام محبوبیہ چوک پر

نوٹ :— (۱) جو علماء کرام تشریف لائینگے اُنکے اسماء گرامی کا اعلان چہلم شریف سے دو دن پہلے کر دیا جائیگا ۔

(۲) باہر سے تشریف لانے والے حضرات اپنی آمد سے پیشتر ہی مطلع فرماویں تاکہ قیام و طعام کے انتظام میں سہولت ہو ۔

خادم قوم

مولانا محمد فاروق علی فاروقی

مسلم یتیم خانہ بیجناتھ پارہ رائے پور ایم ۔ پی

قومی پریس صدر بازار رائپور

حضور محسن ملت کے عرس چہلم کے دعوت نامہ کا عکس۔ 29-05-1968





प्रशस्ति–पत्र

स्वतंत्रता की ५० वीं वर्षगांठ
के अवसर पर

श्री स्व. हामिद अली फारूकी
(अवधि 22.6.1922 से 12.2.1923)
आत्मज शुऐब अली

जिला रायपुर

को स्वतंत्रता संग्राम में
स्मरणीय योगदान के
लिए राज्य की ओर से
यह प्रशस्ति–पत्र भेंट
किया जाता है।

दि. १५ अगस्त, १९९७
भोपाल.

(राजेन्द्र प्रसाद शुक्ल)
मंत्री, सामान्य प्रशासन

(दिग्विजय सिंह)
मुख्य मंत्री

स्व. हामिद अली फारूकी के उत्तराधिकारी
श्री अकबर अली फारूकी को रायपुर
पुलिस ग्राउंड में प्रशस्ति पत्र प्रदान
किया गया है.

جنگ آزادی میں حصہ لینے پر حکومت کی جانب سے دی گئی سند

محسن ملت اور ان کے ماہ و سال

مولانا ظہیر الدین رضوی، رائے پور

۱۔	ولادت باسعادت	۱۸۸۹ء
۲۔	فرنگی محل لکھنو میں داخلہ	۱۹۰۲ء
۳۔	حضرت وارث پاک سے شرف زیارت	۱۹۰۳ء
۴۔	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہ کی بارگاہ میں حاضری	۱۹۰۵ء
۵۔	عقد مسنون	۱۹۱۸ء
۶۔	منظر اسلام بریلی شریف سے فراغت	۱۹۲۱ء
۷۔	انگریز حکومت کے خلاف تقریر اور جیل میں قید و بند کی صعوبتیں	۱۹۲۲ء
۸۔	شدھی تحریک کے خلاف پورے مدھیہ بھارت میں پُر جوش اقدام	۱۹۲۳ء
۹۔	مدرسہ اصلاح المسلمین بیجناتھ پارہ کا قیام	۱۹۲۴ء
۱۰۔	مدھیہ بھارت کے مسلمانوں سے جنگ آزادی میں شرکت کی اپیل	۱۹۲۶ء
۱۱۔	گاندھی اور آپ کے درمیان ملک کی آزادی کے تعلق سے ۲۵/منٹ کی گفتگو	۱۹۲۹ء
۱۲۔	ابوالکلام آزاد اور آپ کے مابین ایک سیاسی نشست	۱۹۳۲ء
۱۳۔	شکل بھون کے اجلاس کی صدارت	۱۹۳۳ء

۱۴۔ انگریز بھارت چھوڑو تحریک میں پُر زور حصہ ۱۹۴۲ء

۱۵۔ عالمی سنی کانفرنس بنارس میں شرکت ۱۹۴۶ء

۱۶۔ مسلمانوں کو پاکستان ہجرت کرنے سے روکنے کے لئے ایک پُر جوش تقریر ۱۹۴۷ء

۱۷۔ پھولپور الہ آباد سے پنڈت نہرو کے انتخابی مہم کے انچارج ۱۹۵۲ء

۱۸۔ سنی جمیعۃ العلماء ممبئی کے دستور سازی کی ترتیب میں شمولیت ۱۹۵۷ء

۱۹۔ محسن ملت کا خطاب ۱۹۵۸ء

۲۰۔ آل انڈیا مسلم متحدہ محاذ کے جنرل سکریٹری منتخب ہوئے ۱۹۶۰ء

۲۱۔ جبل پور اور دیگر فساد زدہ علاقوں کا دورہ ۱۹۶۱ء

۲۲۔ کُل ہند سنی اوقاف کانفرنس پریڈ گراؤنڈ دہلی کی قیادت ۱۹۶۲ء

۲۳۔ وزیراعظم پنڈت نہرو سے سنی اوقاف کے تعلق سے بیباکانہ گفتگو ۱۹۶۲ء

۲۴۔ حج بیت اللہ شریف کی سعادت سے سرفرازی ۱۹۶۷ء

۲۵۔ وصال پر ملال ۲۶ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۵/اپریل ۱۹۶۸ء

۲۶۔ آخری آرام گاہ حضرت فاتح شاہ کے پہلو میں۔ واقع فاتح شاہ مارکیٹ رائے پور

☆☆☆☆☆☆☆

بفیض روحانی

شہنشاہ بغداد تاجدار ولایت غوث صمدانی محبوب سبحانی سیدنا سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مناقب محسن ملت

ترتیب

محمد قمر الزماں مصباحی ایم اے مظفر پوری

حسب فرمائش

مفکر اسلام حضرت مولانا اکبر علی فاروقی

چیرمین محسن ملت یونانی میڈیکل کالج رائے پور

ناشر

مرکزی محسن ملت کمیٹی

یونانی میڈیکل کالج کیمپس، بیجناتھ پارہ، رائے پور (چھتیس گڑھ)

نذرِ عقیدت

جماعت اہل سنت کی اُن عالمگیر اور ہمہ جہت شخصیات کی بارگاہوں میں
عقیدت کی کلیاں پیش ہیں

جن کے

علمی، ادبی اور دعوتی کارنامے ماضی کے اوراق میں پوشیدہ ہیں

اور

ہزار کوششوں کے باوجود نئی نسل ان کی چمکتی سیرت سے روشنی
حاصل کرنے میں ناکام ہے

فقط

محمد قمر الزماں مصباحی

نذر محبت

محسن ملت کے شہزادۂ اکبر حضرت مولانا فاروق علی فاروقی کی

خدمت میں

محبت کے پھول پیش ہیں جنہوں نے زندگی کی ۴۵/ بہاریں دیکھنے کے بعد

داعی اجل کو لبیک کہا لیکن اُن کی خاموش مزاجی، سنجیدگی اور سادگی کا تذکرہ

آج بھی لوگوں کی زبانوں پر ہے

اور

جنہوں نے حضرت مولانا اکبر علی فاروقی کی شکل میں اپنی فکر و شعور کا ایسا جانشین چھوڑا

جو آپ کے ادھورے خوابوں کی تکمیل میں مصروف ہیں

فقط

محمد قمر الزماں مصباحی

فہرست اشعار

(۲)

(۳)

تقدیم

محسن ملت حضرت مولانا شاہ حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ ۱۸۸۹ء/۱۹۶۸ء کی شخصیت علمی، سیاسی، دینی اور مذہبی اعتبار سے نہایت ارفع و اعلیٰ ہے۔ مسلمانوں کی علمی زبوں حالی دور کرنے کا مسئلہ ہو یا اسلامی بیداری کا، شدھی تحریک ہو یا ملک و وطن کی آزادی کا ہر محاذ پر ایک کفن بردوش مجاہد کی طرح نظر آتے ہیں۔ ان کی دینی، ملکی اور سیاسی خدمات کا دائرہ تقریبا نصف صدی پر محیط ہے آج ان کے وصال کو چالیس بیالیس سال ہو رہے ہیں مگر اس عبقری شخصیت پر جس نہج سے کام ہونا چاہئے نہیں ہو سکا، جماعت اہل سنت میں اس طرح کی اور بھی اہم شخصیات ہیں جو ہماری بے توجہی اور غفلت شعاری کی خاک تلے دبی ہوئی ہیں اور میں سمجھتا ہوں اس میں غیروں سے زیادہ اپنوں کا ظلم ہے جو لوگ بڑے فخر و مباہات کے ساتھ اپنا شجرۂ علمی یا شجرۂ نسب ان سے ملاتے ہیں کاش کہ ان کی صبح سے اپنی صبح روشن کرتے، ان کے زندہ کردار کو لوگوں کے سامنے پیش کرتے، ان کی حیات و خدمات سے قوم کو آشنا کراتے، ان کے نام سے سمینار کا انعقاد کرتے، ان کے روشن کارناموں کو قید تحریر میں لاتے اور ان کے علم و شعور

کے اُجالوں سے نئی نسلوں کی راہِ حیات کو جگمگاتے، مگر یہ کچھ بھی نہیں ہو رہا ہے اور جو ہو رہا ہے وہ سراب ہے، دھوکہ ہے۔ آج کی پڑھی لکھی دنیا اور فکر و ادراک کی خوشبو سے رچی بسی فضا ''پدرم سلطان بود'' کے نعروں سے مطمئن نہیں، اسے آج کے قائد میں کل کے قائد کی سیرت کا اجالا چاہیے قابل مبارکباد ہیں نبیرۂ محسن ملت مفکر اسلام حضرت مولانا اکبر علی فاروقی چیرمین محسن ملت یونانی میڈیکل کالج رائے پور جنہوں نے سال گذشتہ ۱۳/ جنوری ۲۰۱۰ء کو عرس محسن ملت کے پر بہار موقع پر حضرت ممدوح کی حیات و خدمات سے قوم کو روشناس کرانے کے لئے تین سو صفحات سے زائد ایک ضخیم کتاب شائع کی جس میں ملک کے نامور، باوقار اور ادبی شخصیات کے مضامین شامل ہیں جن میں مولانا وارث جمال قادری، ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی، ڈاکٹر غلام مصطفٰے نجم القادری، ڈاکٹر غلام یحیٰ انجم، ڈاکٹر سید شمیم گوہر مصباحی، ڈاکٹر امجد رضا امجد، مولانا عبدالمبین نعمانی اور مولانا انور نظامی مصباحی کے اسماء خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

الحمدللہ! امید سے زیادہ کامیابی ملی، ملک اور بیرون ملک سے آج بھی مبارک بادی کے خطوط اور فون آرہے ہیں۔

اس سال حضرت کے عرس سراپا قدس کے موقع سے ایک سو چونتیس صفحات پر مشتمل ان کے مناقب کا مجموعہ آرہا ہے جس میں شعرائے کرام نے ان کی درخشاں زندگی، سیاسی بصیرت، علمی عبقریت، شدھی تحریک، جہادِ آزادی اور سیدنا سرکار غوث پاک، حضرت خواجہ غریب نواز، حضرت مخدوم

سمناں، حضرت وارث پاک اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری علیہم الرحمہ سے ان کی عقیدت ومحبت کو شعری پیکر میں ڈھالنے کی ایک کامیاب کوشش کی ہے۔ تین مصرع طرح دیئے گئے تھے،

''بنجر زمیں پہ علم کے گلشن کھلا دیئے''

''پتھر دلوں کو موم سا انسان کردیا''

اور

''سرشار ان کی یاد سے ہر بے قرار ہے''

کچھ شعراء نے تینوں مصرع طرح پر طبع آزمائی کی، کچھ نے دو پر اور کچھ نے ایک پر۔ اس طرح ۳۸ شعراء کی شاداب فکروں اور حُسن تخیل کا خوبصورت گلدستہ ''مناقب محسن ملت'' کی شکل میں آپ کی نظروں کے سامنے ہے۔

جن شعراء نے ہمیں اپنے کلام سے نوازا اور مناقب کو سجانے میں اپنی فکروں کا لہو پیش کیا ان کے اسماء یہ ہیں۔ مفتی شمیم القادری مظفر پوری، علامہ علی احمد سیوانی علی گڑھ، ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی مظفر پور، الحاج اقبال دانش الہ آباد، ڈاکٹر فاتر رضوی، ڈاکٹر امجد رضا امجد پٹنہ، جناب ظفر صدیقی، ڈاکٹر واحد نظیر پٹنہ، جناب فرحت صابری سیتامڑھی، مولانا عبدالرزاق پیکر رضوی پٹنہ، مولانا نعمان اختر فائق جمالی نوادہ، جناب تنویر اعظمی پونہ، مرغوب عالم مرغوب کلکتہ، سبطین رضا گونڈہ، اختر پرواز حبیبی سہسرام، افضل مظفر پوری، حافظ فرید پر مرزاپوری، محبوب عالم گوہر اسلام پور، سلیم رضوی

کلکتہ، کوثر مظفر پوری، حبیب اللہ فیضی دیو گھر، جلال الدین اشک درگ، ڈاکٹر ضیاء الحق ضیاء موتی پور، سلیم الزماں سلیم تاج پور، ماسٹر امجد رضا امجد سعد پورہ، غلام جیلانی برق دریاپور، شکیل مینائی لکھنؤ، جابر اختر نوری سلطان پور، نور الہدیٰ نور سیتامڑھی، ندیم الزماں اجمل ویشا کھا پٹنم، شکیل گیاوی لکھنؤ، حسان قادری محمد پور مبارک، ظہیر الدین رضوی رہبر رائے پور، فیاض فاروقی الہ آبادی، ضیاء المصطفٰے مدنی کیرالا، قاری عبدالصمد رائے پور اور مرتب کتاب محمد قمر الزماں قمر۔

ہم اپنے ان تمام شعراء کے بے پناہ مشکور وممنون ہیں جن کی سعی محمود سے مناقب کا اتنا اچھا مجموعہ قارئین کے مطالعہ کی میز کو زینت بخش رہا ہے خدائے تعالیٰ اِن شعراء کو سلامت رکھے تاکہ ان کی فکریں حمد ونعت اور جماعت اہل سنت کے اکابرین کی مدحت میں مصروف رہیں۔

نبیرۂ محسن ملت مولانا اکبر علی فاروقی کے عزم وہمت کو آفریں جنہوں نے ''معارف محسن ملت'' کی طرح ''مناقب محسن ملت'' کو بھی سنوارنے میں اپنی فراخدلی کا ثبوت فراہم کیا۔ شہزادۂ محسن ملت الحاج محمود علی فاروقی ریٹائرڈ سیشن جج بھی شکریہ کے مستحق ہیں جن کی شفقتیں ہر لمحہ ساتھ رہیں۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں جناب اقبال شریف، مولانا ظہیر الدین رضوی (اُردو اکیڈمی رائے پور)، مولانا شمس الدین خیر ہا، مولانا شہاب الدین رضوی درگ، مولانا منصور عالم اشرفی خیرہا، مولانا عبدالرزاق اشرفی رائے پور، حافظ عبدالمنان قادری اور مولانا اکبر برکاتی رائے پور کا ذکر نہ

کروں جن کی دعائیں قدم قدم پر ہمیں سہارا دیتی رہیں۔ ڈاکٹر ابرار قادری لکچرر محسن ملت یونانی میڈیکل کالج رائے پور نے کمپوزنگ اور ڈاکٹر سید عتیق الرحمٰن نے پروف ریڈنگ کا اہم فریضہ انجام دیا۔ مولیٰ تعالیٰ ان تمامی حضرات کو دنیا و آخرت کی نعمت عظمیٰ سے نوازے۔

اخیر میں ڈاکٹر امجد رضا امجد مدیر اعلیٰ رضا بک ریویو پٹنہ اور ڈاکٹر واحد نظیر صاحب پٹنہ کا شکرگذار ہوں جو ہر گام پر مفید مشوروں سے نوازتے رہے اور ''مناقب محسن ملت'' کے وقار کو بلند کرنے میں ہماری بھرپور مدد فرمائی خدائے قدیر جزائے خیر سے نوازے۔ اس کتاب کی فنی نقطہ نظر سے اصلاح کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے تاہم انسان خطاء ونسیان سے مرکب ہے اگر کوئی خامی نظر آئے تو اہل فن ضرور اطلاع کریں نوازش ہوگی۔ فقط

محمد قمر الزماں مصباحی مظفر پوری

۲۶/محرم الحرام ۱۴۳۲ھ مطابق یکم جنوری ۲۰۱۱ء

اپنی بات

محسن ملت یونانی میڈیکل کالج رائے پور کے زیراہتمام حضرت مولانا الشاہ مفتی حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ کے عرس کا تیسرا سال ہے اور ہر سال مرکزی محسن ملت کمیٹی کی یہ کوشش رہی ہے کہ عرس کی پاکیزہ مراسم کے ساتھ کچھ ایسا تحریری و تعمیری کام بھی انجام پائے جس سے محسن ملت کی آفاقی زندگی اور ملی درد سے قوم کو آگاہی میسر ہو اور ان کے زریں کارناموں کا ایک اہم ذخیرہ بھی تاریخ کے سینے میں محفوظ ہو جائے۔ اسی جذبہ خیر کے تحت پہلے سال ۶۴/صفحات پر مشتمل ایک کتاب ''محسن ملت ارباب علم ودانش کی نظر میں'' پیش کی گئی۔ دوسرے سال ''معارف محسن ملت'' کے نام سے ایک ضخیم کتاب وجود میں آئی۔ اس سال پھر اُن کی حیات وخدمات سے آشنا کرانے کے لئے مناقب کی شکل میں تقریباً ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل ایک کتاب آرہی ہے۔ ہمیں بے پناہ خوشی ہورہی ہے کہ پروردگار عالم نے یہ مبارک کام اس فقیر سے لیا۔ یہ اس کا کرم ہے جسے دیوانہ بنائے، مگر ہمیں یہ زعم نہیں کہ ہم نے بہت بڑا میدان سر کرلیا۔ کہاں محسن ملت کی ہمالیائی شخصیت اور کہاں یہ چند صفحات پر پھیلی ہوئی تحریریں یہ تو ہمارے

سفر کا آغاز ہے۔ دعا کریں کہ اسی تر وتازہ حوصلہ کے ساتھ ہم آگے بڑھتے رہیں اور حضرت کی شخصیت پر کر گزرنے کی جو تمنا ہے مولیٰ تعالیٰ اس کی تکمیل فرمائے۔

محبّ محترم مخلص گرامی حضرت مولانا محمد قمر الزماں صاحب مصباحی (لکچرر محسن ملت یونانی میڈیکل کالج) بہت زیادہ شکریئے کے مستحق ہیں جنھوں نے ملک کے شعراء سے رابطہ کرکے ان کے کلام حاصل کیے، نظر ثانی فرمائی اور "معارف محسن ملت" کی طرح "مناقب" کے سجانے میں بھی اپنی بے پناہ دلچسپی دکھائی۔ اس طرح یہ اہم کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔

مرتب اور جملہ شرکاء کے ہم حد درجہ ممنونِ کرم ہیں جنھوں نے نظم کی صورت میں حضرت ممدوح کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اس طرح اشعار کی شکل میں حضرت محسن ملت علیہ الرحمہ کی حیات وخدمات کا ایک خوبصورت دستاویز ایک بار پھر قوم کے سامنے مجھے پیش کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے اور ممدوح کے فیضان باطنی سے خوب خوب نوازے۔ آمین ثم آمین

فقط

اکبر علی فاروقی

چیرمین یونانی میڈیکل کالج، رائے پور

۲۶/محرم الحرام ۱۴۳۲ھ، مطابق یکم جنوری ۲۰۱۱ء

سرشاران کی یاد سے ہر بیقرار ہے

شعرائے کرام

مولانا علی احمد سیوانی، ڈاکٹر فاتر رضوی، ڈاکٹر امجد رضا امجد، ڈاکٹر واحد نظیر، حافظ تنویر اعظمی، غلام جیلانی برق، محبوب عالم گوہر، حافظ فرید مرزا پوری، جلال الدین اشک، مرغوب عالم مرغوب، افضل مظفر پوری، سبطین رضا، حبیب اللہ فیضی، سلیم رضوی، نور الہدیٰ نور، شکیل مینائی، جابر خستر نوری۔

ہر سانس اُن کی ذاکرِ پروردگار ہے
ہر بات اُن کی نعتِ شہِ ذی وقار ہے

فکروں میں اُن کی رونقِ فصلِ بہار ہے
یادوں میں ان کی زینت لیل و نہار ہے

ان کی ادا، ادائے شہِ ذی وقار ہے
ان کی نگاہِ پاک بھی تقویٰ شعار ہے

محشر کے روز ان کے سرِ فیض بار پر
سایہ گُناں تو رحمتِ پروردگار ہے

بعدِ وصال فضلِ خدائے کریم سے
گردن میں اُن کی خلد کے پھولوں کا ہار ہے

کیوں جان و دل کی بزم کی رونق نہ وہ بنیں
ان کا وجودِ پاک تو جانِ بہار ہے

بعد وصال آج بھی مرقد میں ہر گھڑی
ہونٹوں پہ ان کے مدحتِ پروردگار ہے

کلیاں کھلیں گی، پھول بھی مہکیں گے دم بدم
گلزارِ دین آمد فصلِ بہار ہے

واللہ آج محسن ملت کی قبر پر
رحمت کا نور چاروں طرف بے شمار ہے

ہر دشمنِ رسول کا سُن لو وہابیو
گستاخیِ رسول سے دل داغدار ہے

فضلِ خدا و فیض رسول کریم سے
مرقد پہ ان کے ابرِ کرم کی پھوار ہے

علم و عمل کے مہر درخشاں کے نور سے
رقصاں ریاضِ دین میں رنگیں بہار ہے

اعدائے دین سرور عالم کے واسطے
ہر قول و فعل ان کا سدا شعلہ بار ہے

کشکولِ دل کو واکئے آیا ہوں در پہ میں
دربارِ عشق اُن کا سدا فیض بار ہے

محشر کے روز شافع محشر کے فیض سے
سر پہ ردائے رحمت پروردگار ہے

خوابوں میں بھی انہیں کا تصور ہے ذہن میں
ان کا خیال دل میں میرے جلوہ بار ہے

سرمست پی کے ان کی نگاہوں کا جامِ جم
میخانہ شعور کا ہر میکسار ہے

اُن کا لگایا باغِ محبت پھلے پھلے
ہر عاشق رسول کی دل کی پکار ہے

دنیائے رنگ و نور میں تا حشر دوستو
اُن کی حیات سب کے لئے شاہکار ہے

ان کی نگاہِ عشق و محبت کے فیض سے
دل کے چمن میں دیکھئے چھائی بہار ہے

کہتے ہیں لوگ محسن ملت کا ہر قلم
سرکار دوجہان کا مدحت نگار ہے

مرشد کی تربیت کا اثر دیکھئے ذرا
ان کا مرید آپ بھی ان پر نثار ہے

اکبر علی یہ دین کی خدمت کریں سدا
بس یہ دعا خدا سے میری بار بار ہے

بے شک جنابِ محسن ملت کو مرحبا
احمد رضا سے عشق ہے، الفت ہے، پیار ہے

گلزارِ عشق شاہ مدینہ کے حسن سے
گلشن میں دل کے موجزن موجِ بہار ہے

رحمت برس رہی ہے جہاں جھوم جھوم کر
کتنا حسین دوستو ان کا مزار ہے

ان کی زبان، اُن کا قلم ہر گھڑی علی
مدحت سرائے شافعِ روز شمار ہے

علی احمد سیوانی علی گڑھ

دل کو سکون تم سے نظر کو قرار ہے
کیف و سرور بخش تمہارا دیار ہے

حامد تمہارے علم و ہدایت کے نور سے
ظلمت کی گم رہی کی قبا تار تار ہے

عشق نبی کا باغ لگایا تھا اس سے آج
ہر خطہ رائے پور کا یوں لالہ زار ہے

علم و ادب کی نکہتیں پھیلی ہیں چار سو
دارالیتامی آپ کی اک یادگار ہے

آباد تیرے دم سے عقیدت کا ہے چمن
یہ اشرفی، یہ چشتی، یہ رضوی بہار ہے

شاداب و سبز اُن سے ہے ہر خرمنِ حیات
سرشار ان کی یاد سے ہر بیقرار ہے

بخشی تھی رب نے ایسی طلاقت کی دلکشی
غنچہ، کلی، گلاب چمن بھی نثار ہے

معمور دل تھا عشق رسالت مآب سے
فاترؔ انہیں کے دم سے یہ علمی وقار ہے

ڈاکٹر فاترؔ رضوی

حق ہے وہ عارفان خدامیں شمار ہے
جو ذات پاک حامد پروردگار ہے

ہر شے پہ عشقِ شاہِ امم کا خمار ہے
شاید یہ شاہ حامد علی کا دیار ہے

اے اہل رائے پور مقدر پہ ناز کر
اس سرزمیں پہ رب کے ولی کا مزار ہے

اپنا کہا ہے حجۃ اسلام نے انہیں
اعلیٰ مقام حضرت والا تبار ہے

جلتا ہے جو بھی محسن ملت کے نام سے
نادان ہے ذلیل ہے رسوا ہے خار ہے

مرتا ہے جو بھی محسن ملت کے نام پر
محبوب ہے عزیز ہے دانا ہے یار ہے

چھتیس گڑھ پہ محسن ملت کے فیض سے
عشق رسول پاک کی فصل بہار ہے

سایہ نہ بدعقیدوں کا اِس سمت آئے گا
چھتیس گڑھ پہ فیض رضا کا حصار ہے

ہم بھی ہوئے ہیں محسن ملت کے مدح خواں
امجد رضا یہ مایۂ صد افتخار ہے

ڈاکٹرامجدرضاامجد پٹنہ

بو سے کو مل گیا اسے کس کا مزار ہے
اترا کے رائپور میں میں چلتی بہار ہے

حاکم ہے، بادشاہ ہے، سرمایہ دار ہے
حامد ترے غلاموں میں جس کا شمار ہے

تو خوش ہے تو رضا بھی ، نبی بھی خدا بھی خوش
لیکن تو روٹھ جائے تو مشکل ہزار ہے

ذرے کو مہر قطرے کو دریا بنادیا
ایسا کمال حامد والا تبار ہے

اے غم لے اپنی راہ نہ تو دیکھ اس طرف
اپنا بھی اس جہاں میں کوئی غم گسار ہے

روشن ہے کس کا جلوۂ زیبا نگاہ میں
دنیا کا سارا حسن یہاں در کنار ہے

دراصل یہ خدا کی محبت کا ہے اثر
ولیوں سے دوستی جو ہمارا شعار ہے

دامن پسارے آج یہ واحد نظیرؔ بھی
فاروقیہ دیار میں عرضی گزار ہے

ڈاکٹر واحد نظیر پٹنہ

تیرے کرم کا جب سے رواں آبشار ہے
چھتیس گڑھ کا خطہ بنا لالہ زار ہے

ہر ذرہ آستانے کا حسن بہار ہے
دیوار و در پہ رحمت پروردگار ہے

بنجر زمیں کو آپ نے گل گوں بنادیا
پہنے ہوئے قبائے چمن کوہ سار ہے

پلکوں پہ لیکے بیٹھے ہیں حامد علی کو ہم
لپٹا ہوا گلاب سے کس طرح خار ہے

پابند دل ہے اب بھی ترے زائرین کا
یعنی اسیر حلقہ گیسوئے یار ہے

احساس ہم کو غم کی کڑی دھوپ کا نہیں
حامد ترے کرم کا شجر سایہ دار ہے

کیا ذکر جام جم ہو کہ تیرے فیض سے
عرفان و آگہی کی فضا خوشگوار ہے

گھر گھر کو مورتی سے دیا آپ نے نجات
دامان کفر و شرک ہوا تار تار ہے

ظلمت کدے میں دین کا روشن ہوا چراغ
کل بھی ہوئی تھی آج بھی باطل کی ہار ہے

تنویرؔ کیوں نہ ایماں سلامت رہے مرا
حامد علی کے نام کا اس پہ حصار ہے

حافظ تنویر اعظمی پونہ

تم سے ہی سنیت کے چمن میں بہار ہے
دم سے تمہارے آج گلوں میں نکھار ہے

فکر و عمل کی تم نے بکھیریں وہ نکہتیں
اب تک فضائے فکرو عمل مشکبار ہے

ایسا پلا کے مست کیا جام معرفت
نظروں میں سب کے آج بھی عکس خمار ہے

کیسے کوئی بھلائے گا احسان کو ترے
بخشا ہر ایک چہرے کو شرعی نکھار ہے

ظلمت کدے میں علم کا روشن کیا چراغ
اصلاح مسلمین تری یادگار ہے

اللہ رے یہ شیریں مقالی تو دیکھئے
جھڑتے ہیں پھول یا کہ رواں آبشار ہے

سیاست میں رہ کے ایسا شریعت کا التزام
سب کی نظر میں آج بھی قائم وقار ہے

پائی ہے برقؔ ان سے محبت کی چاشنی
ہر شخص کی زبان یہی نغمہ بار ہے

غلام جیلانی برقؔ دریاپوری

فضل خدا ہے رحمت پروردگار ہے
فاروقیہ چمن میں جو آئی بہار ہے

دربار رضویت سے ہیں وہ فیض یافتہ
جو اُن سے منسلک ہے بڑا باوقار ہے

کیوں غم کی دھوپ میں ہو چلو اے مسافرو
فاروقیہ درخت بڑا سایہ دار ہے

یارانِ علم و فضل یہ کہتے ہوئے ملے
حامد علی کی ذات بڑی رُعب دار ہے

اس بات کا ہے اہلِ سیاست کو اعتراف
علمِ سیاسیات کا وہ تاجدار ہے

ہر اک نے اس کو دیکھ کر بے ساختہ کہا
بے شک اکابرین کی تو یادگار ہے

حامد علی کی ایسی تھی پُرنور شخصیت
سرشار ان کی یاد سے ہر بیقرار ہے

خوش بخت ہے دھنی ہے وہ قسمت کا بالیقیں
گوہرؔ جسے بھی محسن ملت سے پیار ہے

محبوب عالم گوہراسلام پور

ہر ایک دل میں چہرہ وہی جلوہ بار ہے
سرشار ان کی یاد سے ہر بیقرار ہے

ہر لمحہ مجھ پہ رحمت پروردگار ہے
آنگن میں میرے جھومتی فصل بہار ہے

کس درجہ شادماں ہے وہ اس دہر میں آج بھی
حامد علی کی ذات سے جو ہمکنار ہے

فیضان میرے محسن ملت کا دیکھئے
سائل بھی ان کے در کا بڑا تاجدار ہے

لطف و کرم کا معنی یہیں منکشف ہوئے
جو ہے غلام وہ بھی بڑا غمگسار ہے

جب سے فریدؔ دل میں مرے آگئے ہیں وہ
ہر لمحہ باغ دل کی فضا مشکبار ہے

حافظ فرید مرزاپوری

آلام زندگی نہ غمِ روزگار ہے
جب سے نظر کے سامنے تیرا دیار ہے

فکر و نظر کی مجھ کو عطا کر حرارتیں
سوز یقیں عمل کا تو ہی آبشار ہے

علم و ادب کا تو نے لگایا تھا جو چمن
چاروں طرف اسی کی یہ فصل بہار ہے

ایسا پلایا جامِ شریعت کہ آج تک
چھتیس گڑھ کی پوری فضا پر خمار ہے

تاریکیوں میں علم کی کرنیں بکھیر دیں
احمد رضا کا فیض یہاں جلوہ بار ہے

سونی پڑی ہیں کب سے محبت کی بستیاں
آؤ حریم دل میں ترا انتظار ہے

خونِ جگر سے اشکؔ جو سینچا تھا باغ کو
باقی گلوں میں آج بھی اس کی نکھار ہے

محمد جلال الدین اشک درگ

حامد علی کے روضے پہ چھائی بہار ہے
منظر ہے دلنشیں تو ہوا مشک بار ہے

آئی جو ان کی یاد تو آتی چلی گئی
سرشار ان کی یاد سے ہر بے قرار ہے

کیوں کر نہ فتح شاہ محلّہ کو ناز ہو
حامد علی کا جب کہ یہاں پر مزار ہے

آئیں گے پیلی بھیت سے حشمت علی یہاں
حامد علی کو ان کا بڑا انتظار ہے

ان نجدیوں کو آج بھی ہیبت رضا کی ہے
احمد رضا نے ماری انہیں ایسی مار ہے

سنت کے دائرے میں تھا ان کا ہر اک عمل
سرکار کائنات سے کیا ان کو پیار ہے

تبلیغ جو رسول سے کردے جدا ہمیں
ایسی جماعتوں پہ تو شیطاں سوار ہے

اجمیر کی ہے صبح، بریلی کی شام ہے
بغداد کی ہر ایک سو لیل و نہار ہے

محشر کا خوف کیوں بھلا مرغوبؔ ہو تمہیں
جاں سے زیادہ جب تمہیں سنت سے پیار ہے

مرغوب عالم مرغوبؔ مٹیا برج کلکتہ

منظر بہت حسین فضا خوشگوار ہے
کیاری چمن کی حامد علی کا دیار ہے

اللہ کے رسول کا جو پیروکار ہے
واللہ دین ودنیا میں وہ باوقار ہے

ملت کا ایک ایک بشر کہہ رہا ہے آج
دل چیز کیا ہے ان پہ مری جاں نثار ہے

دنیا بھلائے محسن ملت کو کس طرح
فیضان بے شمار ہے احساں ہزار ہے

تقدیر کائنات بدل دے اک آن میں
اللہ نے ولی کو دیا اختیار ہے

پی تھی شرابِ عشق کبھی چشم یار سے
عرصہ کے بعد بھی وہی باقی خمار ہے

فیض رضا سے ایسے ہوئے ہیں وہ مستفیض
سرشار ان کی یاد سے ہر بیقرار ہے

رعنائی چمن کا نہ اب تذکرہ کرو
میری نظر کے سامنے ان کا دیار ہے

افضلؔ پہ چشم لطف و عطا کیجئے حضور
در پہ تمہارے یہ بھی اک عرضی گذار ہے

افضل مظفرپوری

حامد کا صالحین میں بے شک شمار ہے
اور ان کی ذات نعمت پروردگار ہے

چھتیس گڑھ میں سبز ہے جو کشت سنیت
ہیں کاوشیں انہی کی کرم بے شمار ہے

آکر کے تیرے شہر میں محسوس یہ ہوا
ہر ذرہ رائے پور کا تجھ پر نثار ہے

بٹتا رضا کا فیض جہاں سے ہے دوستو
حامد علی کا ایسا مقدس دیار ہے

تیری نگاہ ناز کے مستانے بول اٹھے
سرشار ان کی یاد سے ہر بے قرار ہے

تیرے مقابلے میں جو آیا سمجھ گیا
تلوار میں رضا کی بہت تیز دھار ہے

سنی یہ کہہ رہے ہیں سبھی رائے پور کے
اس باغ سنیت میں تمہیں سے بہار ہے

ارباب علم و فن کی نگاہوں سے دیکھئے
حامد علی کی ذات بڑی با وقار ہے

وہ عاشق رسول ہیں سبطینؔ اس لئے
آنکھوں کا سرمہ ان کے قدم کا غبار ہے

سبطین رضا گونڈہ

بے چین دل کو چین، نظر کو قرار ہے
سرشار اُن کی یاد سے ہر بے قرار ہے

جو دِکھ رہی ہے علم کی کھیتی ہر بھری
حامد کے دم قدم سے یہ ساری بہار ہے

احمد رضا کے فیض سے جوڑا ہر ایک کو
جو کٹ گیا ہے آج وہی بے وقار ہے

چھتیس گڑھ میں محسن ملت نے خون سے
سینچا ہے جس چمن کو وہ اب لالہ زار ہے

احمد رضا کا شیر تھا رکھا جہاں قدم
خیمہ وہابیت کا وہاں تار تار ہے

کیا کیا گنائے فیضی یہ احسان کو ترے
چھتیس گڑھ پہ ایک نہیں بے شمار ہے

حبیب اللہ فیضی (جھارکھنڈ)

حامد علی کا روضہ بڑا شاندار ہے
جس پر نثار میرا دلِ بے قرار ہے

سج دھج کے آئی باغ میں فصل بہار ہے
کلیاں چٹک رہی ہیں گلوں پر نکھار ہے

محسن نے رائے پور کو گلزار کردیا
یہ دیکھ کر وہابی بڑا شرمسار ہے

صدقے رسول پاک کے اس رائے پور میں
موسم ہے دلنشین فضا خوشگوار ہے

سن کر رضا و حامد و حشمت علی کا نام
دیوبندیوں کا رہنما ڈر سے فرار ہے

کھاکر شکست آپ سے نجدی نے یہ کہا
احمد رضا کا شیر بڑا جاندار ہے

مانے نہ مانے کوئی یہ مجھ کو یقین ہے
سرشار ان کی یاد سے ہر بے قرار ہے

چرچا ہر ایک لب پہ ہے حامد کا دیکھئے
اور نجدیوں پہ آج بھی مولیٰ کی مار ہے

دیکھیں وہ کب بلائیں گے اپنے سلیم کو
شدت سے اسی دن کا بڑا نتظار ہے

محمد سلیم رضوی کلکتہ

جس کو بھی میرے محسن ملت سے پیار ہے
عقبیٰ کا اس کو ڈر نہ غمِ روزگار ہے

جب سے بسی ہے دل میں تمنائے حاضری
اب رات کو ہے چین نہ دن کو قرار ہے

ہاتھوں میں لے کے خنجر خونخوار برق بار
اعدا کو دی شکست یہ وہ شہسوار ہے

ملحد ہو بت پرست ہو اہل فرنگ ہو
کوئی نہ بچ سکا ہے یہ فاروقی وار ہے

اے کاش خواب ہی میں میسر ہو ان کی دید
فرقت میں ان کے دامنِ دل تار تار ہے

کیسے بھلا سکے گا زمانہ انہیں کبھی
چھتیس گڑھ پہ ان کا اثر پائیدار ہے

اکبر علی ہیں گلشن حامد کے ایک پھول
اس کی مہک سے آج فضا مشک بار ہے

غیروں پہ ایک رعب سا طاری ہے آج بھی
نورالہدیٰ یہ شیر رضا کا مزار ہے

نورالهدیٰ نور، سیتامڑھی

غمگین کس قدر یہ حسیں رہگذار ہے
کیا جانے کس حسیں کا اسے انتظار ہے

یہ بزم علم محسن ملت کے فیض سے
ہر زاویئے سے اب تو بڑی شاندار ہے

کم فہم کم نگاہ کو بخشی ہے آگہی
پُر نور اب تو اہلِ وفا کا دیار ہے

ان ساکنانِ شہر پہ جن کی نگاہ تھی
احسان ہم پہ آپ کا تو بے شمار ہے

ایسے کھلائے علم و عمل کے حسیں گلاب
ہر سمت گلستاں میں مکمل بہار ہے

یہ بات سچ ہے حضرتِ حامد کی یاد میں
جس کو بھی دیکھو آج وہی سوگوار ہے

ایسا جلایا حضرتِ حامد نے وہ چراغ
روشن کیا تھا شہر بڑا باوقار ہے

حامد علی نے دی ہیں وہ قربانیاں شکیلؔ
ایسے وفا پرست پہ یہ دل نثار ہے

شکیل مینائی لکھنؤ

اللہ کی نوازشیں احساں ہزار ہے
حامد کے دم قدم سے یہ شرعی وقار ہے

مرجھا گئے تھے دین کے پودے سبھی مگر
اُن سے ہی دیں کے باغ میں آئی بہار ہے

بانٹی ہے اس طرح سے محبت کی روشنی
ذرہ یہاں کا مثل قمر نور بار ہے

اللہ کا کرم ہے عنایت رسول کی
ولیوں کے بیچ آج یہ ان کا مزار ہے

ہو کر سیاسی فرد کیا سنیت کا کام
جلسہ وہ وقف بورڈ کا اک یادگار ہے

حامد علی سے دین کی پھیلی ہیں خوشبوئیں
سب کی زبان آج یہی نغمہ بار ہے

ذکر جمیل آپ کا کیوں کر نہ ہم کریں
وجہ سکون ذات ہے دل کا قرار ہے

جابرؔ تمہیں تو کوئی یہاں پوچھتا نہ تھا
محسن کا ہے کرم کہ ترا اعتبار ہے

جابراخترنوری سلطانپوری

مصرع طرح

پتھر دلوں کو موم سا انسان کر دیا

شعرائے کرام

مفتی شمیم القادری، ڈاکٹر فاتر رضوی، ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی، ظفر صدیقی، نعمان اختر، سلیم الزماں سلیم، ڈاکٹر نعیم ساحل، کوثر مظفرپوری، مرغوب عالم مرغوب، فرید مرزاپوری، سلیم رضوی، ندیم الزماں اجمل، تنویر اعظمی پونہ، اختر پرواز حبیبی، سبطین رضا، افضل مظفرپوری، حبیب اللہ فیضی، شکیل گیاوی، فیاض فاروقی۔

احمد رضا کے عشق کا سامان کردیا
حامد علی نے ہم پہ یہ احسان کردیا

ہر ہر قدم پہ جلوؤں کا فیضان کردیا
ویران دل کو شمع شبستان کردیا

جلوؤں کا اک ہجوم لئے راہ عشق میں
نکلے جدھر بھی عقل کو حیران کردیا

خون جگر سے سینچ کے بنجر زمین کو
پورا نہ جانے کتنوں کا ارمان کردیا

منزل کٹھن تھی حشر کی حامد علی مگر
یہ مرحلہ بھی آپ نے آسان کردیا

عقل و شعور جان و جگر سب کیا نثار
کیا کیا نہ رائے پور پر قربان کردیا

اٹھی نظر ہے محسن ملت کی جس طرف
پتھر دلوں کو موم سا انسان کردیا

رکھا قدم ہے محسن ملت نے جب شمیمؔ
برپا جنون عشق کا طوفان کردیا

شمیم القادری مظفرپوری

کتنے کو مصطفیٰ کا ثنا خوان کردیا
تاریک دل کو شمع شبستان کردیا

جو بھی قریب ہو گیا کردار سے ترے
تیری نظر نے اس کو مسلمان کردیا

خواجہ پیا کا فیض یہ حامد پہ دیکھئے
ناموس مصطفیٰ کا نگہبان کردیا

یہ ہے رضا کے باغ تخیل کی خوشبوئیں
جس نے مرے خیال کو گلدان کردیا

احمد رضا کے فیض سے ہم کو نواز کر
اس نے غلامِ حضرتِ حسان کردیا

الفاظ کی حلاوت و شیریں زبان نے
پتھر دلوں کو موم سا انسان کردیا

عشق نبی کی نکہتیں فآتر بکھیر کر
صحرا کو جس نے رشک گلستان کردیا

ڈاکٹر فاتر رضوی

حامد کو حق نے، صاحبِ عرفان کردیا
علم و عمل، خلوص کا عنوان کردیا

اُن کے کرم نے محسن ملت کو ہند میں
مِلت کے ہر اک درد کا درمان کردیا

قایم کیا جو مدرسہ "اصلاحِ مسلمین"
تاریکیوں میں نوری نگہبان کردیا

اُس عاشقِ رسول کی گرمئ عشق نے
پتھر دلوں کو موم سا انسان کردیا

اُس مردِ حق آگاہ کی عظمت تو دیکھئے
چھتیس گڑھ کو خطۂ یونان کردیا

اُس مصلح و مجاہد دوراں کو صد سلام
ویراں کدے کو جس نے گلستان کردا

اے خاک رائے پور، مقدر پہ ناز کر
حامد علی نے تجھ کو گلستان کردیا

غوث و رضا و مفتی اعظم کے فیض نے
فاروق کو بھی تابعِ حسان کردیا

ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی
مظفرپور

اے حضرت حامد بڑا احسان کردیا
دریوزہ گر کوآپ نے سلطان کردیا

اچھا ہوا یہ محسن ملت کہ آپ نے
عقبٰی کا میرے واسطے سامان کردیا

اک رائے پور کیا ہے کرامت نے آپ کی
چھتیس گڑھ کو رشک گلستان کردیا

باتوں میں وہ اثر ہے کہ ہر ایک دور میں
پتھر دلوں کو موم سا انسان کردیا

سب اچھے آدمی کو سرا ہا تمام عمر
سب جھوٹے مسلموں کو مسلمان کردیا

گرم سفر ہیں لوگ سبھی آنکھ موند کر
منزل کی سخت راہ کو آسان کردیا

ممکن نہیں کہ ہم پہ چڑھے رنگ غیر کا
پختہ ہمارا آپ نے ایمان کردیا

ان کی عطا سے کم ہے مرا ظرف آرزو
یہ تو وہی سمجھتے ہیں کیا جان کر، دیا

اس سے زیادہ اور طلب کیا کرے ظفر
فضل خدا سے آپ نے ذی شان کردیا

ظفرصدیقی پٹنہ

محسن کی ایک نگاہ نے احسان کردیا
کافر زمین دل کو مسلمان کردیا

اے رائپور فخر تو قسمت پہ اپنی کر
حامد کو رب نے تیرا نگہبان کردیا

احمدرضا کا شیر تھا سینہ سپر رہا
فضل خدا نے فاتح میدان کردیا

ہمت کا وہ دھنی تھا عزیمت کا تاجدار
ناکامیوں کو جس نے پشیمان کردیا

حامد علی کی شیریں مقالی کی آنچ نے
پتھر دلوں کو موم سا انسان کردیا

اُس قادری فقیر پہ سلطانیاں نثار
جس کی نظر نے لاکھوں کو سلطان کردیا

سنگ در حبیب نے فائقؔ کی زیست کی
شامِ الم کو صبح درخشان کردیا

نعمان اختر فائق جمالی

ایسا کرم اے حامد ذیشان کردیا
گھر گھر میں پیدا حافظ قرآن کردیا

ایسی بکھیری تم نے شریعت کی چاندنی
چہرہ لباس سب سے مسلمان کردیا

ایسا نبی کے دین سے تم نے کیا قریب
ہر بے عمل کو عامل قرآن کردیا

خواجہ پیا کے فیض سے اس رائے پور کو
چشتی نوازشات کا ایوان کردیا

مخدوم کی عنایتیں وارث کا ہے کرم
حامد کو میرے دیں کا نگہبان کردیا

حامد علی پہ فیض رضا دیکھیئے ذرا
فکر و شعور و علم کا سلطان کردیا

رکھا قدم جو راہ سیاست میں آپ نے
کتنے نے بڑے بڑوں کو بھی حیران کردیا

دیکر سبھوں کے ہاتھ میں اخلاق کا گلاب
پتھر دلوں کو موم سا انسان کردیا

فیض رضا سے ایسا نوازا کہ اے سلیم
پختہ ہر ایک شخص کا ایمان کردیا

سلیم الزماں سلیم

دشوار راستوں کو بھی آسان کردیا
رستہ دکھا کے دین کا احسان کردیا

کہرائے کفر و شرک کیا دور آپ نے
کتنے دلوں کو صاحب ایمان کردیا

ہر ہر قدم پہ پیار کا گلشن کیا آباد
بنجر زمیں پہ جینے کا سامان کردیا

گمراہ تھے جو برسوں سے ان کے دلوں میں بھی
پیدا جنونِ حسرت ایمان کردیا

اک لفظ بھی کہا نہ کبھی اس سے آپ نے
جب بھی کسی نے آپ کا نقصان کردیا

حامد پہ ایسی رحمتِ پروردگار تھی
پتھر دلوں کو موم سا انسان کردیا

پُر نور کرکے منزل راہِ حیات کو
اہل وفا پہ آپ نے احسان کردیا

ڈاکٹر نعیم ساحل الہ آبادی

وہ کام تونے میرے مہربان کردیا
جس نے کٹھن ڈگر کو بھی آسان کردیا

سوغات کی عطا ہمیں العلم نور کی
آباد خانۂ دلِ ویران کردیا

سیراب کررہا ہے زمانے کو آج بھی
جس جس پہ تونے بارش فیضان کردیا

علم نبی کی نشر و اشاعت کے واسطے
دیکر ادارہ قوم پہ احسان کردیا

حسنِ عمل، کمال محبت کی جوت سے
پتھر دلوں کو موم سا انسان کردیا

تجھ کو ہے زیب محسن ملت کا یہ لقب
جس پہ نگاہ ڈال دی ذیشان کردیا

ہر شخص کی زبان پہ چرچا ہے آج بھی
ایسا فیوض و علم کا سامان کردیا

کوثر بھلائے کون اسے جس کے فیض نے
بنجر زمیں کو رشک گلستان کردیا

کوثر مظفرپوری

ڈالی نگاہ صاحب ایمان کردیا
راہِ نجات آپ نے آسان کردیا

عرفان و آگہی کا پلایا ہے ایسا جام
پتھر دلوں کو موم سا انسان کردیا

احمد رضا نے دیکے انہیں علمِ معرفت
مسلک کے رہنماؤں میں ذیشان کردیا

جمہوریت یہ کیسی ہے کیسا یہ عدل ہے
مسجد کی جگہ جنم کا استھان کردیا

دیکر ہمیں خدا کا پتہ اور رسول کا
حامد نے بالیقیں بڑا احسان کردیا

صدقۂ رسول پاک کا جھولی میں ڈال کر
مرغوب تھا گدا اسے سلطان کردیا

مرغوب عالم مرغوبؔ مٹیا برج کلکتہ

ہم سب کو شاہ دیں نے مسلمان کردیا
اہل جہاں کو صاحب ایمان کردیا

نظر کرم یہ شاہ مدینہ کی دیکھئے
جو بھی غلام آگیا سلطان کردیا

کردار سے، عمل سے، بزرگی کے فیض سے
پتھر دلوں کو موم سا انسان کردیا

اس مدرسے سے عالم و حفاظ بھی ہوئے
حامد علی کی ذات نے احسان کردیا

چھتیس گڑھ کی آپ نے بنجر زمین کو
علم وادب کا پیارا گلستان کردیا

حامد علی نے اپنا یہاں پورا خاندان
دین نبی کے واسطے قربان کردیا

ہم کو فرید کوئی کہیں پوچھتا نہ تھا
ان کے کرم نے حافظ قرآن کردیا

حافظ فرید مرزاپوری

احمد رضا کے فیض نے ذیشان کردیا
اللہ نے تم کو دیں کا نگہبان کردیا

تاریکیوں میں علم کا روشن کیا چراغ
چھتیس گڑھ پہ آپ نے احسان کردیا

ہو کے سیاسی ایسی شریعت کی پیروی
ہر اک نظر کو آپ نے حیران کردیا

اللہ کے کرم سے بزرگوں کے فیض سے
کتنے ہی کافروں کو مسلمان کردیا

احمد رضا کی ایسی نگاہِ کرم پڑی
چھتیس گڑھ کو رشک گلستان کردیا

بخشی تھی کیا خدا نے بھی شیرینیِ سخن
پتھر دلوں کو موم سا انسان کردیا

عشق رسول جذبۂ ایثار دیکھئے
سب کچھ نبی کے دین پہ قربان کردیا

دارالیتامی دین کا قائم کیا قلعہ
تم نے فروغ علم کا سامان کردیا

حسن وفا خلوص یہ محسن کا دیکھ کر
اجملؔ نثار ہم نے دل و جان کردیا

ندیم الزماں اجمل ویشاکھاپٹنم

خطے سے دفعِ ظلم کا طوفان کردیا
کتنا عظیم تونے یہ احسان کردیا

ارباب کفر و شر کا جنازہ نکل گیا
جب تونے لآ اِلٰہ کا اعلان کردیا

روشن یہ ترا کار نمایاں ہے آج تک
پتھر دلوں کو موم سا انسان کردیا

ظاہر یہ ہے کہ حضرت حامد کے فیض نے
جاری ہر اک زبان پہ قرآن کردیا

اسلام کے اصول ایسا دیا فروغ
باطل کی ہر روش کو پشیمان کردیا

مجبور و بیکسوں کی نئی زندگی ملی
دشواریوں کو اس طرح آسان کردیا

عرفان کی شراب دل و جاں میں ڈال کر
میخانۂ حیات کو ذیشان کردیا

آئے تو ان کے مدِ مقابل بہت مگر
دم بھر میں سورماؤں کو بے جان کردیا

تنویرؔ وہ شہید ہے جس نے بصد خلوص
راہ خدا میں جان کو قربان کردیا

حافظ تنویر اعظمی پونہ

اپنا بنا کے آپ نے احسان کردیا
بے راہ رو تھے صاحب ایمان کردیا

منگتا کو اک نگاہ میں سلطان کردیا
ایسے سخی کہ دنیا کو حیران کردیا

کردار اور آپ کے حسن سلوک نے
پتھر دلوں کو موم سا انسان کردیا

چلنا سکھا کے ہم کو رہِ مستقیم پر
مشکل ترین راہوں کو آسان کردیا

خود خرقۂ فقیری تو وہ زیب تن کئے
اور بوریا نشینوں کو دھنوان کردیا

روئے کچھ اتنا آقا کی امت کے حال پر
اشکوں کو اپنی پلکوں کا مہمان کردیا

روزہ نماز اور تلاوت کا دے کے درس
تم نے نجاتِ عاصی کا سامان کردیا

احساں یہ بھی محسن ملت کا ہم پہ ہے
پرواز ہم کو سچا مسلمان کردیا

اختر پرواز سہسرام

ہم پہ بڑا یہ آپ نے احسان کردیا
پیغام جو رضا کا تھا اعلان کردیا

احمد رضا سے آپ کو وہ حوصلہ ملا
برپا قلوب اعداء میں طوفان کردیا

اک عاشق رسول کی صحبت نے با خدا
کتنا بلند آپ کو انسان کردیا

تقدیر پر ہے ناز مجھے اپنی اس لئے
رب نے تمہارے در کا جو دربان کردیا

جد و جہد سے آپ نے بنجر زمین کو
علم و ادب کا ایک گلستان کردیا

عشق رسول پاک کی گرمی تو دیکھئے
پتھر دلوں کو آپ نے انسان کردیا

جوہر دکھائے آپ نے علم و فنون کے
دانشورانِ قوم کو حیران کردیا

عشق مئے رسول پلا کرکے آپ نے
محفوظ کتنے لوگوں کا ایمان کردیا

تنہا رضا کے شیر نے سبطینؔ واقعی
اعدائے مصطفٰے کو پریشان کردیا

سبطین رضا گونڈہ

ولیوں پہ حق تعالیٰ نے احسان کردیا
قرآں میں ان کی شان کا اعلان کردیا

آیا ہے در پہ تشنہ دہن جو کوئی گدا
حضرت نے اس پہ بارش فیضان کردیا

ہاتھوں میں جس کے دامن نسبت دیا اُسے
گویا عطا نجات کا سامان کردیا

شان عطا نہ محسن ملت کی پوچھیے
مفلس کو اپنے وقت کا سلطان کردیا

تکبیر کی صدا سے دہل اٹھے گی فضا
اللہ کے ولی نے یہ اعلان کردیا

دین نبی پہ جیتے جی آنے دیا نہ آنچ
تن من دھن اپنا آپ نے قربان کردیا

وہ کیمیا نظر تھی کہ جس پر بھی پڑ گئی
پتھر دلوں کو موم سا انسان کردیا

مداح اولیاء میں ہوں افضلؔ ہوں خوش نصیب
مجھ کو خدا نے تابع حسان کردیا

افضل مظفرپوری

انسانیت پر آپ نے احسان کردیا
پتھر دلوں کو موم سا انسان کردیا

بالغ نظر تھی ایسی کہ جس کی نہیں مثال
دیکھا ہے جس کو علم سے ذیشان کردیا

ہم عاشقوں کا حامد ملت نے دوستو
فکر و خیال جانب حسان کردیا

فرمان مصطفٰے کی ضیائیں بکھیر کر
تاریکیوں میں زیست کا سامان کردیا

مشکل میں گِھر چکی تھی مِری شامِ زندگی
تم نے نگاہ ڈال کر آسان کردیا

سمناں کے تاجدار کا عرفاں لئے ہوئے
ہر کم نظر کو صاحب عرفان کردیا

احمد رضا کے فیض کی فیضؔی ہے دلکشی
تنکہ کو جس نے رشک گلستان کردیا

حبیب اللہ فیضی (جھار کھنڈ)

پردہ کیا تو آپ نے اعلان کردیا
خود کو نبی کی راہ میں قربان کردیا

قربان ایسے محسنِ ملّت پہ جائیے
ملّت کا جس نے راستہ آسان کردیا

حامد علی کی چشمِ کرم کا یہ فیض ہے
بنجر زمیں پہ علم کا سامان کردیا

خوش نام تھے جو اور بھی خوش نام ہوگئے
بے شان تھے جو ان کو بھی ذی شان کردیا

شرحِ حدیثِ پاک کچھ اس طور کرگئے
تازہ گناہگاروں کا ایمان کردیا

احمد رضا کی ضربِ محبت کی چوٹ سے
پتھر دلوں کو موم سا انسان کردیا

ہم معرفت کی میم سے واقف نہ تھے شکیلؔ
مدحت نے ان کی صاحبِ عرفان کردیا

شکیل گیاوی لکھنؤ

تیرے گدا نے سب کو حیران کردیا
جس پہ نگاہ ڈال دی سلطان کردیا

محسن تمہاری شانِ عنایت ہو کیا بیاں
تیرے کرم نے مجھ کو ذیشان کردیا

تم نے قدم قدم پر کھلائے وفا کے پھول
صحراؤں کو بھی پل میں گلستان کردیا

آئی کبھی جو موج فقیری عروج پر
بس خاک سے اٹھایا سلیمان کردیا

قبضہ کیا ہے دل پہ تری آرزو نے یوں
مجھ کو خود اپنے گھر میں مہمان کردیا

فیاضؔ یہ ہے محسن ملت کا میرے فیض
چھتیس گڑھ کو آپ نے ذیشان کردیا

فیاض فاروقی (.I.P.S)الہ آباد

پتھر دلوں کو موم سا انسان کردیا
کتنے کو تم نے صاحب ایمان کردیا

اسلام کے اصول کا دیکر ہمیں سبق
ہر گوشہ حیات کو ذیشان کردیا

ہر ہر قدم پہ علم کے روشن کیے چراغ
یوں مقصدِ حیات کا سامان کردیا

ملت کو سرفروشی کا دیتے رہے پیام
تازہ ہر ایک شخص کا ایمان کردیا

برپا کیا شعور کا ایسا حسیں نظام
چھتیس گڑھ پہ آپ نے احسان کردیا

قاری عبدالصمد

مدرسہ اصلاح المسلمین رائے پور

مصرع طرح

بنجر زمیں پہ علم کے گلشن کھلا دیئے

شعرائے کرام

الحاج اقبال دانش، ڈاکٹر فاتر رضوی، محمد قمرالزماں قمر، فرحت صابری، عبدالرزاق پیکر، سلیم رضوی، محبوب عالم گوہر، فرید مرزاپوری، اختر پرواز، سبطین رضا، حسان قادری، ظہیرالدین رہبر، ڈاکٹر ضیاء الحق ضیاء، نعمان اختر فائق، ماسٹر امجد رضا امجد، ضیاء المصطفیٰ مدنی۔

اشجار غور و فکر کے ایسے اگا دیئے
جن سے گل امید و یقیں مسکرا دیئے

بھٹکے نہ راستے سے طلبگار علم و فن
ظلمت میں وہ چراغ ہدایت جلا دیئے

پردے پڑے تھے جن کی نگاہوں پہ جہل کے
نظروں سے ان کی جہل کے پردے اٹھا دیئے

جو بے خبر تھے فلسفۂ زیست سے انہیں
عرفان و آگہی کے یہ رستے دکھا دیئے

احسان ہم پہ محسن ملت کا بے شمار
بنجر زمیں پہ علم کے گلشن کھلا دیئے

بخشا ہے ان کو فہم و فراست کا آئینہ
جو کم نظر تھے ان کو وہ جلوے دکھا دیئے

پہنچایا اہل ذوق کو بام عروج پر
ہر اک قدم پہ ان کو نقوش وفا دیئے

مشکور ہیں کہ حضرت حامد نے عشق کے
اہل سنن کے دل پہ ہیں سکے بٹھا دیئے

دانش کرم ہے محسن ملت کا قوم پر
اس کو شراب عشق و وفا کی پلا دیئے

الحاج اقبال دانش الہ آباد

دین نبی کے فیض کا دریا بہا دیئے
بنجر زمیں پہ علم کے گلشن کھلا دیئے

ہمت نہیں کہ شرک کے پھر سے دیئے جلیں
تم نے چراغ کفر کو ایسا بجھا دیئے

مخدوم کی عنایتیں وارث کے فیض نے
حامد علی کو قوم کا رہبر بنا دیئے

احمد رضا کے حسن نظر کا اثر یہ تھا
تم نے وہابیت کے پرخچے اڑا دیئے

حامد رضا نے آپ کو سینچا کچھ اس طرح
ظلمت کدے میں نور کی شمع جلا دیئے

چھتیس گڑھ کے ان پڑھ اور اجڑے دیار میں
کتنے کو تم نے حافظ قرآں بنا دیئے

اسرآر ہوں مظفؔر و ارشؔد ہوں یا کوئی
سب کو سیاسی داوٗ کے جوہر سکھا دیئے

فاؔتر وہ لیکے خواجہ سے فیضان باطنی
چھتیس گڑھ میں دین کا ڈنکا بجا دیئے

ڈاکٹرفاتررضوی

حب نبی میں مرنا و جینا سکھا دیئے
ایسی شرابِ عشق و محبت پلا دیئے

ایسا قریب کردیا شہر حبیب سے
سب کے دلوں میں گنبد خضریٰ بسا دیئے

رشتہ ہمارا غوث کے قدموں سے جوڑ کر
ولیوں کے آستانے کا رتبہ بتا دیئے

بخشی رہِ حیات میں الفت کی چاندنی
نفرت کے ہر چراغ کو یکسر بجھا دیئے

حامد علی کی ایسی نوازش کو صد سلام
چشتی نظامی قادری دامن تھما دیئے

بغض و حسد عناد کی ہر شاخ کاٹ کر
راہوں میں گل خلوص ووفا کے بچھا دیئے

طاری ہر ایک شخص پہ غفلت کی نیند تھی
تم نے الہ آباد سے آکر جگا دیئے

سنسان ذہن ودل کی تھیں یہ وادیاں قمؔر
احمد رضا کے عشق کا مسکن بنا دیئے

محمد قمرالزماں قمر مظفرپوری

دنیا کو بے مثال وہ درس وفا دیئے
گذرے جدھر خلوص کا دریا بہا دیئے

ناموس مصطفیٰ کی کبھی بات جب چلی
فاروقیہ جلال کے جوہر دکھا دیئے

سینے میں بھر کے عشق رسالت کی چاندنی
ہر عاشق رسول کا دل جگمگا دیئے

اے منبع خلوص ترے عزم کو سلام
ہم کو شعور و فکر و عمل بے بہا دیئے

فکر رضا کی جوت جگائے وہ عمر بھر
سب کو مدینے والے کا شیدا بنا دیئے

قمرالزماں کی فکر و قلم کا کمال ہے
حامد علی کے نام کا ڈنکا بجا دیئے

آیا جو در پہ حسنِ عقیدت لئے ہوئے
سینے میں اس کے شمع محبت جلا دیئے

تاریخ رائے پور کی ہے آج بھی گواہ
بنجر زمیں پہ علم کے گلشن کھلا دیئے

فرحتؔ زمانہ تجھ کو بھلا پوچھتا کہاں
ان کا کرم ہے جو کسی قابل بنا دیئے

فرحت صابری سیتامڑھی

حامد علی نے علم کے جوہر دکھا دیئے
ذہنوں میں انقلاب کے دھارے بہا دیئے

جس نے عجیب ذہن کے سانچے بنا دیئے
دشمن کو بھی وفا کے طریقے سکھا دیئے

وہ ایک عہد ساز مبلغ رفیق قوم
جس نے معاشرے کے نقائص مٹا دیئے

آزادی وطن کی لڑائی میں بے خطر
پیچھے ہٹائے پھر نہ قدم جب بڑھا دیئے

تھی مٹیوں سے اپنی انہیں پیار اس قدر
حُب وطن کی جوت دلوں میں جگا دیئے

اے قصر اتحاد کے معمار زندہ باد
تو نے چراغ بغض و عداوت بجھا دیئے

چھتیس گڑھ میں اپنی نگاہوں کے فیض سے
ذرے کو نور دے کے ستارے بنا دیئے

فکر رضا کے نور سے تاریخ ہے گواہ
قلب و نظر میں کتنے دیئے جگمگا دیئے

وہ جس نے تیغ صبر و عزائم کی ضرب سے
دامان ظلم و جور کے پرزے اڑا دیئے

دے کر خزاں میں دعوت رنگینئ بہار
بنجر زمیں پہ علم کے گلشن کھلا دیئے

اس پیکر خلوص کو رضوؔی مرا سلام
عہد جفا میں جس نے پیام وفا دیئے

عبدالرزاق پیکر رضوی
الجامعۃ الرضویہ پٹنہ

حامد علی نے نور کے جلوے دکھا دیئے
جو لوگ بے قرار تھے وہ مسکرا دیئے

ایمان تازہ ہوگیا ہستی سنور گئی
جام خلوص آپ نے جس دم پلا دیئے

ظلمت کا جس جگہ پہ بسیرا تھا کل تلک
تم نے وہیں چراغ صداقت جلا دیئے

تم نے تو رائے پور سے حامد علی مرے
نجدی، وہابیوں کے جنازے اٹھا دیئے

پتھر کی بارشیں جہاں ہوتی تھیں رات دن
اخلاق کی مہک سے وہ رستے بسا دیئے

حامد علی کے طرز تکلم کا فیض ہے
بنجر زمیں پہ علم کے گلشن کھلا دیئے

حامد نے رائے پور میں آتے ہی اے سلیم
ہر سمت فیض و نور کے دریا بہا دیئے

محمد سلیم رضوی کلکتہ

دل میں چراغ عشق رسالت جلا دیئے
علم و ادب کے آپ نے پودے لگا دیئے

جہد حضور محسن ملت کو السلام
لا دینیت کے جس نے اندھیرے مٹا دیئے

جہل و ستم کی جو کبھی آماجگاہ تھی
اس سرزمیں کو رشک کے قابل بنا دیئے

دیکر شعور و فکر و عمل کا حسیں گلاب
حامد علی نے قوم کو جینا سکھا دیئے

آباد یا خدا رہے فاروقیہ چمن
عہد خزاں کے جس نے پسینے چھڑا دیئے

سچ ہے حضور محسن ملت نے دوستو
بنجر زمیں پہ علم کے گلشن کھلا دیئے

گوہر ہو ان کی قبر پہ رحمت کی بارشیں
دل کو ہمارے عشق کے قابل بنا دیئے

محبوب عالم گوہر اسلام پور

اسلام کی روش کے وہ پودے لگا دیئے
بنجر زمیں کو علم کا گلشن بنا دیئے

کلمہ، نماز و صدقہ و صوم و صلوٰۃ سے
پرنور بستی ہوگئی گھر جگمگا دیئے

آکے الہ آباد سے اس سرزمین پر
دین نبی کا آپ نے گلشن سجا دیئے

یہ آپ کا کرم ہے کہ ان پڑھ دیار کو
درس حدیث بھی دیئے قرآں پڑھا دیئے

پہلے کبھی کوئی بھی ادھر دیکھتا نہ تھا
اکبر علی نے علم سے گھر گھر سجا دیئے

غفلت کی نیند سوئے ہوئے لوگ کو فریدؔ
ایمان کی عمل کی صدا سے جگا دیئے

حافظ فرید مرزاپوری

صبر و یقین اور تحمل سکھا دیئے
حضرت نے ہم فقیروں کے رتبے بڑھا دیئے

دنیا سے بے نیاز ہمیں یوں بنا دیئے
صہبائے زہد و تقویٰ نظر سے پلا دیئے

روٹھے ہوئے دلوں کو دلوں سے ملا دیئے
ہر سمت بھائی چارہ کی دنیا بسا دیئے

مہر و وفا ، خلوص و محبت کے ہی چراغ
پگ پگ ہماری راہوں میں آ کر جلا دیئے

اترے کبھی نہ نشۂ ایمان اس لئے
مرشد نے ایسے ساغر و صہبا پلا دیئے

چپکے سے جانے کب نگۂ جلوہ ساز نے
حب نبی کے پہرے دلوں پر بٹھا دیئے

پرواؔز یہ کرامت مرشد تو دیکھیئے
بنجر زمیں پہ علم کے گلشن کھلا دیئے

اختر پرواز سہسرام

منزل تلک پہونچنے کے رستے بتا دیئے
عشق نبی سے تم نے دلوں کو سجا دیئے

جو اصلیت چھپا کے دیا کرتے تھے فریب
چہروں سے ان کے آپ نے پردے اٹھا دیئے

احمد رضا کے فیض سے سرشار یوں ہوئے
تم نے تو بدعقیدوں کے چھکّے چھڑا دیئے

نسلیں بھی یاد رکھیں گی حامد علی تمہیں
بنجر زمین پہ علم کے گلشن کھلا دیئے

پھیلا تھا جو اندھیرا جہالت کا مٹ گیا
تم نے چراغ علم و ادب کے جلا دیئے

لیکے رضا سے علم کا فیضان آپ نے
نور و شعور و فکر کے دھارے بہا دیئے

دیکر سبق اخوت و الفت کا دائمی
بغض و حسد کے داغ دلوں سے مٹا دیئے

سبطین جو خلیفۂ احمد رضا ہوئے
جس سمت بھی چلے گئے سکے بٹھا دیئے

سبطین رضا، گونڈہ

تم نے شعورِ مدحت خیرالوریٰ دیئے
یعنی رہِ نجات کا رستہ بتا دیئے

دورِ خزاں سے شاخ تمنا تھی جاں بلب
آ کر گلِ امید تم ہی نے کھلا دیئے

تھی چھاؤں کی تلاش میں صحرائے زندگی
سر پہ سبھوں کے پیار کی چادر اوڑھا دیئے

تحریر کر کے نامِ رسالت مآب کو
لوح جبینِ فکر مری جگمگا دیئے

وارث پیا نے بھیج کے احمد رضا کے پاس
ذرہ تھے تم کو رشک کے قابل بنا دیئے

حامد علی یہ آپ کا احساں ہے قوم پر
کلمہ دیا، نماز دی، سوز دعا دیئے

ظلمت سے ہمکنار تھی حسّاں رہِ حیات
ہاتھوں میں تم نے سب کے چراغِ ہدیٰ دیئے

حسان قادری محمد پور مبارک

جس نے صدائے حق سے سبھی کو جگا دیئے
مخدوم و خواجہ اور رضا سے ملا دیئے

دے کر سبھی کو دعوت ایمان اور عمل
دین رسول پاک پہ چلنا سکھا دیئے

تاریکیوں میں کب سے گھری تھی یہ زندگی
شمع ہدیٰ سے دل کو مرے جگمگا دیئے

حامد علی کی کاوشیں لائی ہیں رنگ کیا
بنجر زمیں پہ علم کے گلشن کھلا دیئے

اے پیکر خلوص و وفا تیری ذات نے
اخلاق مصطفیٰ کے گل تر کھلا دیئے

اہل سنن پہ آپ کا احساں ہے آج بھی
چھتیس گڑھ میں دین کا ڈنکا بجا دیئے

ہے نجدیت کے خیمے میں دہشت کا اک سماں
گزرے جدھر سے آپ نے سکے بٹھا دیئے

رہبرؔ تمہاری ذات تو گمنام تھی مگر
حامد علی کے فیض نے شہرہ کرا دیئے

ظہیرالدین رہبرؔ رائے پوری

مشعل شعور و علم کی ہرسو جلا دیئے
کس نے ہیں شاخ علم کو علمی قبا دیئے

فکر و عمل کی راہ میں کلیاں بکھیر کر
بے راہ رو کو عامل قرآں بنا دیئے

بیٹھے تھے لوگ راہ شریعت کو بھول کر
بھولے ہوئے کو دین کا رستہ بتا دیئے

علم و ہنر کا ہاتھ میں لیکر حسیں چراغ
گزرے جہاں جہاں سے اندھیرے مٹا دیئے

اخلاق مصطفیٰ کا دیا درس اس طرح
ہر دل سے نفرتوں کے دیا کو بجھا دیئے

ملت کے پاسبان ہو محسن ہو قوم کے
خوابیدہ فکر لوگ تھے تم نے جگا دیئے

دیکھو ذرا یہ ان کے عمل کی حرارتیں
مردہ دلوں کو دین کا خوگر بنا دیئے

صدقہ ہے ان کی جہد مسلسل کا اے ضیاؔ
بنجر زمیں پہ علم کے گلشن کھلا دیئے

ڈاکٹر ضیاء الحق ضیاؔ موتی پور

جب آئی تیری یاد تو سب کچھ بھلا دیئے
ہر نقش ماسوا کو جگر سے مٹا دیئے

پروانے لوٹیں روشنی یا پھر لٹادیں جاں
حامد کی شمع یاد کو ہم نے جلا دیئے

احمد رضا سے علم کے موتی عمل کے سیپ
محسن جو لے کے آئے تھے سب میں لٹا دیئے

اے شہر رائے پور ہے تیرا مکین وہ
جس کی عزیمتوں نے جبل کو ہلا دیئے

آپ آئیں، مسکرائیں، جگائیں مرا نصیب
طاقِ حریمِ دل تری خاطر سجا دیئے

احسان کرنے والوں میں محسن ہیں منفرد
بنجر زمیں پہ علم کے گلشن کھلا دیئے

حامد ملے تو کیا کہیں فائقؔ کہ کیا ملا
غوث و رضا نبی سے خدا سے ملا دیئے

نعمان اختر فائق جمالی

نوادہ بہار

تعلیم مصطفیٰ کے وہ گوہر لٹا دیئے
اَن پڑھ فضا میں علم کی خوشبو بسا دیئے

احساس کمتری کے جو دھبے تھے قلب پر
آب کمال و فضل سے اس کو مٹا دیئے

خون جگر کی سرخی رگوں سے نچوڑ کر
بنجر زمیں پہ علم کے گلشن کھلا دیئے

ملت کا درد لیکے جو آئے تھے رائے پور
سویا نصیب قوم کا تم نے جگا دیئے

ہمت کا تاجور تھا ہمالہ تھا عزم کا
انگریز سورماؤں کے چھکے چھڑا دیئے

اجڑی ہوئی تھیں علم و عمل کی یہ بستیاں
غنچے شعور و فکر کے تم نے کھلا دیئے

امجدؔ پڑی ہے جس پہ وہ اک کیمیا نظر
پتھر جگر کو پیار کا ساگر بنا دیئے

ماسٹر امجد رضا امجد سعد پورہ

یاد نبی کی شمع ہر اک سو جلا دیئے
تاریکی حیات کو تم نے مٹا دیئے

جو جانتے نہیں تھے محبت کے کیف کو
تم نے مئے خلوص انہیں بھی پلا دیئے

صالح عمل کے نور سے خالی یہ شہر تھا
ہر رہگزر کو تم نے مجلّٰی بنا دیئے

سمجھا کے سب کو فلسفۂ زیست کا سبق
دین نبی پہ مرنا و جینا سکھا دیئے

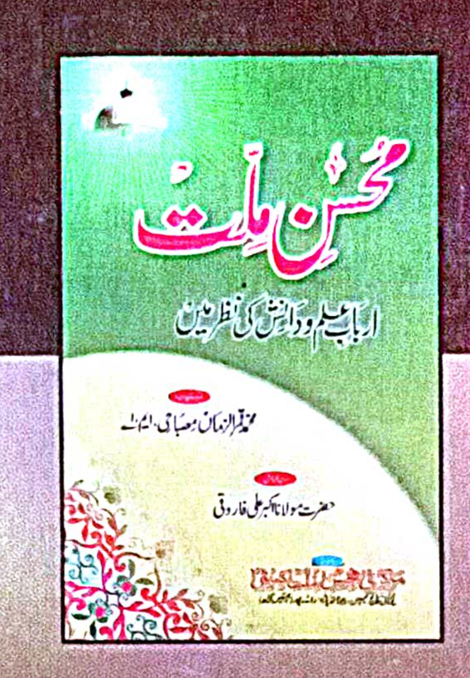
بھٹکے ہوئے تھے راہ سے اور بے عمل تھے جو
ہاتھوں میں ان کے دامنِ غوث الوریٰ دیئے

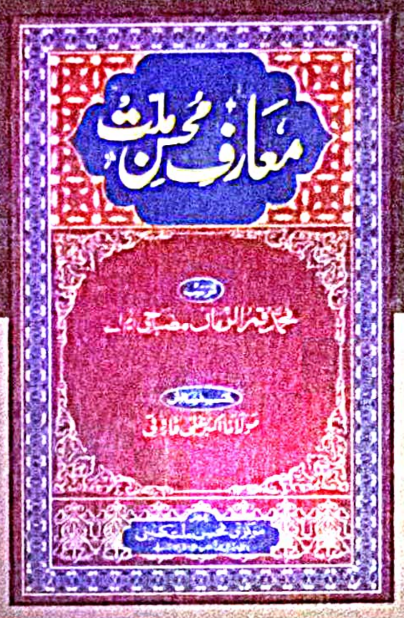
حامد علی کی ذات سے جو ہوگئے قریب
سمنانی تاجدار کا ان کو پتا دیئے

باطل کی کیا مجال کہ بھٹکائے راہ سے
نقش رضا سبھی کے دلوں میں بٹھا دیئے

مدنؔی رضا کے علم لدنی کا ہے یہ فیض
قطرہ جو آیا در پہ سمندر بنا دیئے

ضیاء المصطفیٰ مدنی کیرالا





محسن ملت حضرت مولانا شاہ حامد علی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کا شماران آفاقی اور علمی شخصیت میں ہوتا ہے جنہیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری سے شرفِ بیعت وشرفِ تلمذ حاصل تھا۔ دارالعلوم منظر اسلام سے فراغت کے بعد ایم. پی کی سرزمین کو اپنی دینی تبلیغ کیلئے انتخاب فرمایا اور حضرت خواجہ غریب نواز کے فیضان، حضرت مخدوم سمناں کی نوازش، حضرت وارثِ پاک کی نگہ عنایت اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ کی علمی تربیت کے سہارے پورے ایم. پی میں دین وسنت کی خدمتیں انجام دیں۔ ان کی انہیں دینی خدمات سے روشناس کرانے کیلئے مرکزی محسن ملت کمیٹی نے اُن پر تین کتابیں شائع کیں۔

بقول ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی سابق صدر شعبہ اُردو بہار یونیورسٹی مظفر پور، قمر اہل سنت حضرت مولانا محمد قمر الزماں صاحب مصباحی کے زرنگار قلم نے حضور محسن ملت کا نہایت جامع اور عمدہ تعارف کرایا ہے۔ خدا انہیں شاد و آباد رکھے۔

ملنے کا پتہ

مرکزی محسن ملت کمیٹی

یونانی کالج کیمپس بیج ناتھ پارہ، رائے پور

موبائل: 09893231218

MARKAZI MOHSIN-E-MILLAT COMITTEE

Yonani Medical College Campus
Baijhnathpara, Raipur, Chhatisgarh